نہ رکھی گل کے جوشِ حسن نے گلشن میں جا باقی
چٹکتا پھر کہاں غنچہ کوئی باغِ رسالت کا

# المنتہیٰ

2

جولائی تا ستمبر 2017ء

- علامہ اقبال اور قادیانی فتنہ
- قادیانی قلعہ میں دراڑیں
- قربانی کے احکام و مسائل
- 7 ستمبر یوم فتح

مرتب
غلام دستگیر فاروقی

CamScanner

# اَلمُنتَھٰی

2

جولائی تا ستمبر 2017ء

زیر سرپرستی

یادگار اسلاف پیر طریقت
حافظ محمد قاسم علی ساقی زید مجدہ

مرتبہ

غُلَامِ دَسْتگیر فَارُوقی

زیر نظامت

صاحبزادہ مفتی غلام مرتضی ساقی

سرکولیشن منیجرز

قاری نعیم احمد سلطانی، مجید احمد نوری، نور نبی نقشبندی

فہرست

| | |
|---|---|
| علامہ اقبال اور قادیانی فتنہ<br>پروفیسر شجاعت علی مجاہد (سیالکوٹ) | 3 |
| 7 ستمبر یوم فتح<br>غلام دستگیر فاروقی | 14 |
| قادیانی قلعہ میں دراڑیں<br>عرفان محمود برق (نائب صدر، ختم نبوت یوتھ فورس) | 21 |
| قربانی کے احکام و مسائل<br>حافظ محمد آصف قادری | 26 |
| آپ کا سوال؟<br>انتخاب: محمد تحسین عمران ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، لاہور | 31 |
| 34واں سالانہ یوم شہادت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ<br>رپورٹ: اکرام اللہ صدیقی ([illegible]) | 39 |

تعداد: 1000

مقام اشاعت: آستانہ چشتیہ خیریہ، جلالپور (شکرگڑھ)

0306-2585703 0308-4597382
farooqi4156@hotlook.com

# نعت ختم المرسلین ﷺ

پیش نظر کلام قبلہ حافظ صاحب (والد گرامی) کے شیخ حضرت علامہ خواجہ صوفی محمد عثمان علی شاہ حسنی (سلسلہ عالیہ قادریہ، چشتیہ ابوالعلائیہ جہانگیریہ) کے پیر بھائی صوفی ثناء اللہ ثنا ضیائی بدایونی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے (فاروقی)

لوح پر لکھی گئی توقیر ختم المرسلین
انبیاء کرتے رہے تشہیر ختم المرسلین

حشر تک کرتے رہیں گر جن و انسان و ملک
ہو نہیں سکتی بیان توقیر ختم المرسلین

ہیں اُنہی کے نور سے روشن زمین و آسمان
فرش سے تا عرش ہے تنویر ختم المرسلین

مالک و مختار ہیں اللہ کی ہر چیز کے
ہر جگہ سمجھو کہ ہے جاگیر ختم المرسلین

حشر میں شان رسالت دیکھ کر پچھتائیں گے
ہیں یہاں جو منکر توقیر ختم المرسلین

یہ محو الفت ہو گئے و اصل بحق حضرت بلال
جبکہ فرقت میں پڑھی تکبیر ختم المرسلین

شکل نور الٰہی میں حال و قال میں آئینہ دار
شبّر و شبّیر ہیں تصویر ختم المرسلین

کون شاہد ہے بغیر اللہ کے اسریٰ کی شب
جو ہوئی تھی عرش پر تقریر ختم المرسلین

لوٹ کر جب تک نہ آئے عرش سے ہلتی رہی
ہجر میں بے چین تھی زنجیر ختم المرسلین

گرچہ ہیں تفسیر قرآنی بہت لیکن ثنا
نص قرآں ہے جو ہے تفسیر ختم المرسلین

# علامہ اقبال اور قادیانی فتنہ

پروفیسر شجاعت علی مجاہد، (سیالکوٹ)

یہود و نصاریٰ پر مشتمل برطانوی سامراج کے زیر تسلط ہندوستان کے علاقے مشرقی پنجاب کے ضلع گورداسپور کی تحصیل بٹالہ کے ایک چھوٹے سے گاؤں قادیان میں پیدا ہونے والے ایک کذاب و دجال مرزا غلام قادیانی نے مجدد، مسیح موعود، امام مہدی، نبی، رسول بلکہ سید الانبیاء، اشرف الانبیاء اور رحمت العالمین ہونے کے جھوٹے دعوے کیے۔ یہ شخص ایک جاگیردار مرزا غلام مرتضیٰ کا بیٹا تھا۔ اس خاندان نے 1857ء کی جنگ آزادی میں انگریز حکومت کو ہر قسم کی امداد دی۔ بلکہ اس خاندان کے لوگوں نے انگریز فوج میں شامل ہو کر (جس میں مرزا قادیانی کا تایا مرزا غلام قادر بھی شامل تھا) مسلمانوں کی جاسوسی کا فریضہ ادا کیا اور جنگ آزادی کو ناکام کرنے کی ہر ممکن کوشش کی بلکہ انگریز حکومت کے اس وفادار اور زرخرید غلام نے بہت سے مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی۔ اسلام دشمنی، ملت فروشی اور مسلمانوں سے غداری کے صلہ میں انگریزوں نے اس خاندان کو ایک بڑی جاگیر سے نوازا مسلمانوں کے دلوں سے احترام نبی، عشق رسول ﷺ اور جذبہ جہاد نکالنے کے لیے انگریزوں نے اس خاندان کے ایک فرد انتہائی چالاک، مکار اور فنکار مرزا قادیانی سے دعویٰ نبوت کروایا۔ یہود و نصاریٰ کی مکمل حمایت اور امداد سے مرزا قادیانی نے تاریخ انسانی کے سب سے بڑے اور ہولناک فتنے کو جنم دیا۔ اس فتنہ کے بانی مرزا قادیانی نے خدا تعالیٰ، انبیاء کرام، بالخصوص پیغمبر اسلام محسن انسانیت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ، صحابہ کرامؓ، اہل بیت اور اُن کے پیروکاروں کے خلاف انتہائی گندی زبان استعمال کی۔ تضحیک اور توہین پر مشتمل رسائل، جرائد، پمفلٹس اور کتب شائع کر کے پوری دنیا میں تقسیم کیے۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی ﷺ میں تحریف و

تاویل کر کے ان کے مختلف زبانوں میں ترجمے کیے اور فتنۂ مرزائیت کو اسلام کے متوازی مذہب کی حیثیت سے متعارف کروایا۔ حضور پرنور فخر کائنات خاتم الانبیاء ﷺ نے اپنے کئی غلاموں کو اس فتنۂ کی سرکوبی کے لیے حکم فرمایا۔ حضرت پیر سید مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ جب مدینہ منورہ میں حاضر ہوئے تو سرکار دوعالم ﷺ نے خواب میں تشریف لا کر حکم فرمایا کہ برصغیر میں جا کر اس فتنہ کی سرکوبی کے لیے کام کرو۔

اس فتنہ نے مسلمانوں کی وحدت اور قوت کو منتشر اور پارہ پارہ کرنے کے لیے سازشوں کا جال پھیلایا۔ امت مسلمہ کو پیغمبر اسلام ﷺ اور دین حق سے بیزار کرنے کے لیے یہود و نصاریٰ کے ہتھکنڈوں کو استعمال کرنے کی حکمت عملی بنائی اور اس نے مختلف طریقہ ہائے واردات کے ساتھ اپنے ابلیسی کام کا آغاز کیا۔ قادیانی گروہ اسلامی ممالک میں انتہائی غیر محسوس اور مخصوص انداز میں افراتفری، انتشار، معاشی، معاشرتی، عسکری اور تہذیبی عدم استحکام پیدا کرنے میں ایک خاص مہارت رکھتا ہے۔ اس گروہ کی وارداتوں کو بے نقاب کرنے کے لیے ایک ضخیم کتاب درکار ہے۔

قادیانیوں کا ایک طریقہ واردات یہ بھی ہے کہ اہل اسلام کی ہر دلعزیز اور قابل احترام شخصیات کو قادیانی ثابت کرنے کی سازشیں کرتے رہے ہیں اپنے جرائد، رسائل، ویب سائٹس، سی ڈیز، کتب، لیکچرز اور تصویروں کے ذریعے اس کا پرچار کرتے ہیں۔ (بلیک میلنگ، پیسہ، عورت، ویزہ، دہشت وغیرہ بھی ان کے ہتھکنڈوں میں شامل ہیں) ایسے شوشے چھوڑ کر سادہ لوح مسلمانوں کے اندر اپنے لیے ہمدردی پیدا کر لیتے ہیں۔ برصغیر کے عظیم صوفی شاعر حضرت خواجہ غلام فرید رحمۃ اللہ علیہ، بانی پاکستان قائداعظم محمد علی جناح رحمۃ اللہ علیہ، شاعر مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ، عالم اسلام کے عظیم ہیرو ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو قادیانی اور قادیانیت نواز ثابت کرنے کی انہوں نے سرتوڑ کوشش کی۔ حالانکہ ان مقدس اور معتبر شخصیات کے وہی عقائد و نظریات تھے جو باقی مسلمانوں کے ہیں۔ انہوں نے بار ہا فتنۂ مرزائیت سے نفرت کا اظہار فرمایا۔ اس حوالے سے قادیانیوں نے سب سے زیادہ سازشی کام شاعرِ مشرق حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ پر کیا۔ جب انہیں اس بارے میں منہ کی کھانی پڑی تو

پھر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں تضحیک آمیز پروپیگنڈے سے شخصیت کو داغدار کرنے کی کوشش شروع کر دی جو ہنوز جاری ہے۔

دانائے راز، رومیٔ ہند، حکیم الامت، مفکر پاکستان، بیسویں صدی کے عظیم اور شہرۂ آفاق دانشور، سکالر و فلسفی، شاعر اسلام، حقیقی عاشق رسول ﷺ، بے مثال نبی ﷺ کے بے مثال غلام حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ اسلام کے عظیم ترجمان، سفیر اور رہنما تھے۔

وہ پیغمبر اسلام ﷺ کے ساتھ جذباتی وایمانی وابستگی، محبت اور عشق کے اس مقام پر فائز تھے کہ گستاخ رسول ﷺ کے ساتھ معمولی سی رواداری کو بھی کفر اور زندیقیت خیال کرتے تھے۔ انہوں نے اپنی ساری عقل، خرد، دانش، منطق، فلسفہ اور حکمت نبی محترم ﷺ کے قدموں میں ایک متاع حقیر کی طرح پیش کر دی تھی۔ وہ فرمایا کرتے تھے کہ ذات پیغمبر ﷺ کی عظمت اور شان کے بارے میں مجھے کسی قسم کی تاویلوں اور استعاروں کی ضرورت نہیں۔ وہ پیغمبر اسلام ﷺ کی ذات وصفات اور سیرت کو عقل یا فلسفہ کی کسوٹی پر جانچنے کی جرأت کو بھی گستاخی و بے ادبی تصور فرماتے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ اس عظیم المرتبت بارگاہ میں چون و چراں کی گنجائش ہے نہ جرأت نہ اجازت۔

''روزگار فقیر'' میں فقیر سید وحید الدین (مرحوم) رقمطراز ہیں کہ حضرت علامہ سے کسی نے حضرت غازی علم الدین شہید کی شہادت کے بارے میں دریافت کیا۔ (غازی صاحب کے کارنامے اور شہادت پر مرزا قادیانی کے بیٹے مرزا بشیر الدین اور چند اسلام بیزار لوگوں نے فتویٰ دیا کہ یہ نہ کارنامہ ہے نہ شہادت) حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا علم الدین کی شہادت برحق ہے کیونکہ راجپال نے بارگاہ رسالت مآب ﷺ میں دریدہ دہنی کی۔ یہ کہہ کر انتہائی رقت آمیز لہجے میں فرمایا۔

> میں تو یہ بھی برداشت نہیں کر سکتا کہ میرے پاس آ کر کوئی شخص یہ کہے کہ تمہارے پیغمبر ﷺ نے ایک دن میلے کپڑے پہنے ہوئے تھے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے استفسار کیا حضور ﷺ کی بارگاہ میں درختوں کے جھکنے کا کیا مفہوم ہے تو آپ نے فرمایا تمہارا ذہن مختلف راستے پر منتقل ہو گیا ہے تم الجھ کر رہ گئے ہو اگر

تمہیں عمرؓ کی آنکھ نصیب ہو تو تم بھی دیکھ لو گے قدرت کے مظاہر اور درختوں کا جھکنا ماورائے فطرت نہیں بلکہ ساری کائنات ان کی بارگاہ میں جھکی نظر آئے گی۔

ان کا جذبہ عشق رسول ﷺ ہی تھا جس نے اہل یورپ کی ابلیسی تہذیب اور فکری پراگندگی سے خود کو محفوظ رکھا۔ یورپ سے اپنا ایمان، اپنی فکر، اپنا کردار اور اپنی گفتار کا بحفاظت لے آنا یہ کارنامہ عشق نہیں تو اور کیا ہے ایسا شخص جو روز محشر پیغمبر ﷺ کے سامنے اپنے حساب و کتاب نہ لینے کی التجائیں کر رہا ہو، آنحضور ﷺ کے سامنے شرمندگی کا خوف دامن گیر ہو، جو پیغمبر کے کپڑوں کو میلا کہنے والے کو بھی برداشت نہ کر سکتا ہو، جو اپنے آقا کا ذکر سن کر بے اختیار کئی کئی گھنٹے روتا رہا ہو اور ہچکی بندھ جاتی ہو ایسا شخص جو آخری ایام میں ذکر نبوی ﷺ کے علاوہ کچھ اور سننے کے لیے تیار نہ ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ اتنا غیور شخص مرزا قادیانی یا مرزائیت کے بارے میں نرم گوشہ رکھتا ہو۔ کتنے بے غیرت اور اور بے حس ہیں وہ نام نہاد مسلمان دانشور جو یہود و نصاریٰ کے فنڈز پر پلنے والی این جی اوز کے تنخواہ دار ہیں۔ اپنے مقالوں، مضمونوں اور مختلف ٹی وی چینلز پر علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں بے بنیاد اور من گھڑت واقعات بیان کر کے تاریخ کی ایک حقیقت کو جھٹلا رہے ہیں اور ان کی تضحیک کا سبب بن رہے ہیں۔

## مرزائیت اقبال کی زبان میں

### منکر ختم نبوت واجب القتل ہے

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں!

ختم نبوت کے معنی یہ ہیں کہ کوئی بعد از اسلام اگر یہ دعویٰ کرے کہ مجھ میں ہر دو اجزائے نبوت موجود ہیں یعنی یہ کہ مجھے الہام ہوتا ہے اور میری جماعت میں داخل نہ ہونے والا کافر ہے۔ وہ شخص کاذب اور واجب القتل ہے۔ مسیلمہ کذاب کو اسی بنا پر قتل کیا گیا۔

(باقیات انوار اقبال رحمۃ اللہ علیہ، ص 45)

21 جون 1936ء کو پنڈت جواہر لعل نہرو کے نام اپنے ایک مکتوب میں قادیانیوں کو اسلام اور ہندوستان کا غدار قرار دیا۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ رقمطراز ہیں۔

"I have no doubt in my mind that the Ahmadis are traltors both to Islam and to India"

(میرے ذہن میں اس کے متعلق کوئی شک وشبہ نہیں ہے کہ احمدی (مرزائی) اسلام اور ہندوستان دونوں کے غدار ہیں) پنڈت جواہر لعل نہرو نے قادیانیوں کی حمایت میں مضمون بھی لکھے تھے اور قادیانیوں کے تحفظ ہمدردی کے لیے سوالات شائع کیے۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے دندان شکن دلائل کے بعد نہرو کا منہ بند ہوگیا۔

## مدعی نبوت مشرک ہے

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ایک فارسی کی نعت میں کہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفان الٰہی سے کائنات کو اس طرح پرنور کر دیا کہ آپ کے بعد اگر کوئی شخص خواہ کسی بھی مفہوم (ظلی و بروزی، تشریعی یا غیر تشریعی) میں نبوت کا دعویٰ کرے گا تو وہ مسلمان نہیں بلکہ مشرک ہے۔

اے کہ بعد از تو نبوت شد بہر مفہوم شرک
بزم را روشن ز نور شمع عرفان کردہ ای

ڈاکٹر اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی یہ فارسی نعت ان کے کسی بھی مجموعہ کلام میں شامل نہیں کی جاسکی اور بقول شورش کاشمیری اقبال کی یہ نظم قادیانی مصلحتوں کی بھینٹ چڑھ گئی۔ (اوراق گم گشتہ)

## دعویٰ نبوت نا قابل معافی جرم ہے

قرآن کے بعد نبوت وحی کا دعویٰ تمام انبیاء کرام کی توہین اور ایک ایسا جرم ہے جو کبھی معاف نہیں کیا جاسکتا۔ ختمیت کی دیوار میں سوراخ کرنا تمام نظام اسلام کو درہم برہم کر دینے کے مترادف ہے۔ قادیانی فرقہ کا وجود عالم اسلامی، عقائد اسلامی، شرافت انبیاء، خاتمیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور کاملیت قرآن کے لیے قطعاً فنانی ہے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مرزا قادیانی اگر دعویٰ نبوت نہ بھی کرتا صرف تنسیخ جہاد کے اعلان کی وجہ سے بھی کافر، مرتد تھا۔ جہاد نص قرآن سے ثابت ہے ایک نص کا منکر بھی

کافر ہے۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا کی جعلی نبوت کو برگ حشیش سے تشبیہ دی کیونکہ یہ شوکت اسلام سے محروم تھی۔

وہ نبوت ہے مسلماں کے لیے برگ حشیش
جس نبوت میں نہیں قوت و شوکت کا پیام

## اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا سب سے پہلے نعرہ حق

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا مطالبہ سب سے پہلے 1936ء میں کیا تھا۔ پنجاب مسلم لیگ کی کونسل سے یہ تجویز اتفاق رائے سے پاس بھی کروائی تھی اور الیکشن میں حصہ لینے والے مسلم لیگی امیدواران، صوبائی و مرکزی اسمبلی سے حلفیہ تحریری اقرار نامہ لکھوایا کہ وہ کامیاب ہونے پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلانے کی تحریک چلائیں گے۔

## علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا نعرہ حق اور کشمیر کمیٹی

9 مئی 1932ء کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کو لکھا کہ آئندہ کشمیر کمیٹی کا صدر مرزائی نہیں ہوگا کیونکہ اس وقت مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین اس کمیٹی کا صدر تھا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی اس پرزور تحریک اور مؤثر آواز کے نتیجے میں مرزائی جماعت کا خلیفہ مرزا بشیر الدین، 17 مئی 1933ء کو کشمیر کمیٹی سے استعفیٰ دے کر دفع ہوگیا۔

نیشنل ہوٹل لاہور میں منعقد ہونے والے اجلاس میں مرزا بشیر الدین کے بھاگ جانے کے بعد علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کو صدر اور ملک برکت علی کو سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ یہ جانتے تھے کہ مرزائی جماعت یہودیت کا چربہ اور انگریز کی وفادار ہے اگر یہ کشمیر کمیٹی میں رہتے ہیں تو ہمارے فیصلوں اور دیگر تمام رازوں سے استعماری طاقتوں کو آگاہ کر دیں گے۔ کشمیر کمیٹی کے قادیانی صدر ہونے کی وجہ سے قادیانی مبلغین نے کشمیر بھر میں ارتداد کی تبلیغ شروع کر دی تھی۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ جیسے محبِ وطن اور غیرت مند شخص کو یہ کیسے گوارہ ہوتا۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ ہر جماعت اور کمیٹی سے قادیانیوں کو نکالنے کا عزم لے کر نکلے تھے اور خدا تعالیٰ نے ہر مقام پر ان کو کامیابی عطا فرمائی۔ موجودہ دور کی حکومتی و غیر حکومتی سیاسی جماعتوں کو کردار اقبال اور افکار اقبال کی روشنی میں غیرت ایمانی اور اسلام

CamScanner

سے وابستگی کا ثبوت دیتے ہوئے کلیدی عہدوں اور اپنی جماعتوں سے پیغمبر اسلام ﷺ کے دشمنوں اور افرنگ کے ایجنٹوں کو فوری نکال دینا چاہیے۔

ہندو رہنماؤں کی کوشش تھی کہ مسلمان مرزائی تحریک کو دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح ایک دینی فرقہ تصور کر لیں تو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے جواب میں فرمایا کہ یہ دینی تحریک ہرگز نہیں ہے بلکہ مسلمانوں کے اندر سے اسلامی روح اور جذبہ جہاد ختم کرنے کے لیے قائم کی گئی ایک جماعت ہے۔ انہوں نے فرمایا کہ 1799ء سے ہندوستان میں اسلامی دینیات کی جو تاریخ رہی ہے اُس کی روشنی میں اس تحریک کے محرکات کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

دنیا اسلام کی تاریخ میں 1799ء کا سال بے حد اہم ہے اسی سال سلطان ٹیپو کو شکست ہوئی، اسی سال جنگ نورینو ہوئی جس میں ترکی کا بیڑہ تباہ ہوگیا اور ایشیاء میں اسلام انحطاط کو پہنچ گیا۔ مسلمانوں کے زوال کو دیکھ کر یہود و نصاریٰ نے سوچا کہ کیوں نہ شکست خوردہ اور روبہ زوال مسلمانوں کے اندر ایک ایسا فتنہ پیدا کر دیا جائے جو صدیوں تک مسلمانوں کی توڑ پھوڑ میں لگا رہے اور اُن کی اصل قوت جہاد (جس نے یہود و نصاریٰ کا راستہ روک رکھا تھا) کے خلاف ایک جعلی نبی سے فتوے حاصل کر کے دنیا میں پھیلا دیئے جائیں۔ علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ علماء ہند نے بھی قادیانیت کو ایک دینی تحریک تصور کر کے دینیاتی حربوں سے اس کا مقابلہ کرنا چاہا۔ مقابلے کے اس طریقہ کار کو علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے ناپسند فرمایا کیونکہ یہ دینی تحریک نہیں یہود و نصاریٰ کا خود کاشتہ پودا اور اسلام کا غدار ہے انہیں فتنہ ہی کی حیثیت سے سمجھنا چاہیے اور فتنہ کے مکمل خاتمے تک جدوجہد جاری رکھنی چاہیے۔

## فتنہ مرزائیت کا خاتمہ اور ہماری بقاء

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا قادیانی تحریک نے مسلمانوں کے ملی استحکام کو بے حد نقصان پہنچایا ہے اگر استحصال نہ کیا گیا تو آئندہ شدید نقصان پہنچے گا۔ (عبدالرشید طارق، ملفوظات)

## مرزائیت ایک ڈرامہ ہے

''نہرو کو جواب دیتے ہوئے فرمایا تمام ایکٹرز جنھوں نے احمدیت کے ڈرامے میں حصہ لیا وہ زوال اور انحطاط کے ہاتھوں میں محض سادہ لوح کٹھ پتلی بنے ہوئے ہیں۔'' (بہ جواب نہرو)

## مرزائیت کا اسلام سے کوئی واسطہ نہیں

10 جون 1935ء کو سٹمین کے نام خط میں فرمایا کہ ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق ہے کہ مرزائیوں کو مسلمانوں سے الگ کر دیا جائے۔ (کیونکہ یہ مسلمانوں کا ایک فرقہ نہیں یہ کافر، مرتد، زندیق ہیں اور مرزائیت کا ڈرامہ اسلام کو صفحۂ ہستی سے مٹانے کے لیے رچایا گیا۔ ناقل)

## ہندو اور قادیانی دونوں مسلمانوں کے دشمن ہیں

پنڈت نہرو اور قادیانی دونوں مختلف وجوہ کی بناء پر مسلمانان ہند کے مذہبی اور سیاسی استحکام کو پسند نہیں کرتے۔ (پنڈت جواہر لعل نہرو کے مضامین مطبوعہ ریویو کا جواب)

دوسرے خط میں نہرو کو جواب دیتے ہوئے علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا قادیانی کو سٹے باز کا لقب دیا۔

## مسلمانوں کو دین سے بیزار کرنے والی جماعت قادیانی

اس قماش کے مذہبی مدعیوں کی حوصلہ افزائی کا ردعمل یہ ہوتا ہے کہ لوگ مذہب سے بیزار ہونے لگتے ہیں اور بالآخر مذہب کے اہم عنصر کو اپنی زندگی سے خارج کر دیتے ہیں۔ (بجواب نہرو)

## مرزا قادیانی کی اسلام کے خلاف بکواس

ہمیں قادیانیوں کی حکمت عملی اور دنیائے اسلام سے متعلق ان کے رویہ کو فراموش نہیں کرنا چاہیے۔ بانی تحریک (مرزا) نے ملت اسلامیہ کو سڑے ہوئے دودھ سے تشبیہہ دی تھی اور اپنی جماعت کو تازہ دودھ سے اپنے مقلدین کو ملت اسلامیہ سے میل جول رکھنے سے اجتناب کا

حکم دیا تھا۔ علاوہ ازیں ان کا بنیادی اصولوں سے انکار اپنی جماعت کا مسلمانوں کی قیام نماز سے قطع تعلق، نکاح وغیرہ کے معاملات میں مسلمانوں سے بائیکاٹ اور ان سب سے بڑھ کر یہ اعلان کہ دنیائے اسلام کافر ہے یہ تمام امور قادیانیوں کی علیحدگی پر ہیں...... ملت اسلامیہ کو اس مطالبہ کا پورا حق حاصل ہے کہ قادیانیوں کو علیحدہ کر دیا جائے۔

(علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا سٹمین کے جواب میں بیان)

ہر قادیانی مکروہ فریب اور کذب سے کام لیتے ہوئے سادہ لوح مسلمانوں کو ورغلانے کے لیے پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ ہم تو پیغمبر اسلام ﷺ کو آخری نبی مانتے ہیں اور لوگوں کو یہ باور کراتے ہیں کہ یہ لوگ ہمیں (قادیانیوں کو) کافر قرار دے کر غلط کرتے ہیں حالانکہ قادیانیوں کے عقائد میں شامل ہے کہ جو مرزا قادیانی کو نبی اور رسول نہیں مانتا وہ پکا کافر اور مشرک ہے۔

(سٹمین کے جواب میں ایک اقتباس)

## مرزائیت سے شدید نفرت

حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ قادیانیت سے اس درجہ نفرت کرنے لگے تھے کہ ان کے نزدیک اس سے بڑا معاشرتی ناسور اور کوئی نہ تھا۔ (اقبال دورون خانہ از خالد نظیر صوفی)

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ قادیانیوں سے نرم رویہ، رواداری اور تعلق داری کو غیرت ایمانی کے سخت خلاف سمجھتے تھے بلکہ ایسے لوگوں کو اپنے ہاں سے اٹھوا دیا کرتے تھے اور فرماتے تھے تم پیغمبر اسلام ﷺ کے دشمن سے دوستانہ رویہ رکھتے ہو یہ رویہ دراصل نبی ﷺ سے دشمنی کے مترادف ہے۔

## غلط رواداری

کسی قوم کی وحدت خطرے میں ہو تو اس کے لیے اس کے سوا کوئی چارہ نہیں کہ معاندانہ قوتوں کے خلاف اپنی مدافعت کرے۔ اصل جماعت (جماعت حق) کو رواداری کی تلقین کی جائے اور باغی گروہ کو تبلیغ کی پوری اجازت ہو خواہ وہ تبلیغ جھوٹ اور دشنام طرازی سے لبریز ہو۔ (قادیانیت اور اسلام بہ جواب نہرو)

نام نہاد تعلیم یافتہ طبقہ کے مسلمانوں نے ختم نبوت کے تمدنی پہلو پر کبھی غور نہیں کیا مغربیت کی ہوا نے انہیں حفظ نفس کے جذبہ سے عاری کر دیا ہے۔ لیکن عام مسلمان جوان کے

CamScanner

نزدیک ملازادہ ہے اس تحریک کے مقابلہ میں حفظِ نفس کا ثبوت دے رہا ہے۔

(قادیانیت اور اسلام بہ جواب نہرو، اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور قادیانیت)

## انسانی سوسائٹی کے لیے تباہی

اسلام ایسی کسی تحریک کے ساتھ ہمدردی نہیں رکھتا جو اس کی موجودہ وحدت کے لیے خطرہ اور مستقبل میں انسانی سوسائٹی کے لیے مزید افتراق کا باعث ہو۔

(قادیانیت اور اسلام بہ جواب نہرو، اقبال رحمۃ اللہ علیہ اور قادیانیت)

## اسلامی ریاست کا فرض

جب کوئی شخص ایسے ملحدانہ نظریوں کو رواج دیتا ہے جس سے نظام اجتماعی خطرہ میں پڑ جاتا ہے تو ایک آزاد اسلامی ریاست پر اس کا انسداد لازم ہو جاتا ہے۔

(پنڈت نہرو کے جواب میں)

ایک دلچسپ روایت ملفوظات اقبال رحمۃ اللہ علیہ میں اقبال کی زبانی بیان کی گئی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ مرزا غلام قادیانی نے جب نیا نیا الہام کا دعویٰ کیا تو وہ سیالکوٹ کی مسجد میں (یہ مسجد علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کے مکان کے قریب پچھلی جانب جانے والی گلی میں تھی) اپنے عقیدت مندوں کے ساتھ بیٹھا کرتا تھا۔ ایک روز اقبال رحمۃ اللہ علیہ بھی پہنچ گئے اور کہا کہ مجھے بھی الہام ہوتا ہے۔ مرزا نے سننے پر رضامندی ظاہر کی تو انہوں نے عربی میں مرزائیت کے خلاف کچھ فقرے جوڑ کر پیش کر دیئے جس پر مرزائی جماعت ان کے خلاف ہو گئی۔ حضرت علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ کی مرزا پر اس زبردست طنز کی وجہ سے اس کی سخت سبکی ہوئی۔

## شانِ ختم نبوت اور کلام اقبال رحمۃ اللہ علیہ

پس خدا بر ما شریعت ختم کرو
بر رسول ما رسالت ختم کرد

''پس اللہ نے ہم پر شریعت، ہمارے رسول پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر رسالت ختم کر دی۔''

رونق از ما محفلِ ایام را
او رسل را ختم ما اقوام را

''ہمارے رسول ﷺ پر سلسلۂ انبیاء اور ہم پر سلسلۂ اقوام تمام ہو چکا اب بزم جہاں کی رونق ہم سے ہے۔''

لا نبی بعدی ز احسان خدا است
پردۂ ناموسِ دین مصطفیٰ است

''رحمت اللعالمین کا یہ فرمان کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں احسانات خداوندی میں سے ایک بڑا احسان ہے۔ دین مصطفیٰ ﷺ کی عزت و ناموس کا محافظ بھی یہی ہے۔(مثنوی رموز بے خودی از مجموعہ اسرار رموز)

پنجاب کے ارباب نبوت کی شریعت
کہتی ہے کہ یہ مومن پارینہ ہے کافر
(ضرب کلیم)

مرزا قادیانی کی انگریز حکومت سے وفاداری پر علامہ فرماتے ہیں۔

فتنہ ملت بیضا ہے امامت اس کی
جو مسلماں کو سلاطیں کا پرستار کر دے
محکوم کے الہام سے اللہ بچائے
غارت گرِ اقوام ہے وہ صورت چنگیز

☆☆☆☆☆

# 7 ستمبر یوم فتح

## (اہل اسلام کو مبارک ہو)

غلام دستگیر فاروقی

اسلام حق تعالیٰ کا نازل کردہ آخری دین، آخری پیغام ہدایت ہے۔ جو حضور ختمی مرتبت ﷺ کے تصدق آخری امت، امت محمدیہ کو عطا کیا گیا حق تعالیٰ نے اِنَّا نَحنُ نَزَّلنَا الذِّکرَ وَاِنَّا لَہٗ لَحٰفِظُونَ فرما کر حفاظت کا ذمہ لیا جبکہ امت محمدیہ کو اعزاز بخشا کہ جارحہ خداوندی کی حیثیت سے دین متین کی پاسبانی کا فرض ادا کریں۔ جب کوئی فتنہ سر اٹھائے اس کی سرکوبی کر کے دین حقہ کا علم بلند کریں۔

اسی لیے نبی رحمت ﷺ نے فرمایا کہ

> یَحمِلُ ھٰذَا العِلمُ مِن کُلِّ خَلفٍ عَدُوّلَہٗ یَنفُونَ عَنہٗ تَحرِیفَ الْغَالِیْنَ وَ اِنتِحَالُ الْمُبسطِلِیْنَ وَ تَأوِیلُ الجَاھِلِیْن
>
> (مشکوٰۃ شریف، کتاب العلم، ص ۳۶)
>
> ''ہر آئندہ نسل میں اس علم دین کے حامل ایسے عادل اور ثقہ لوگ ہوں گے جو اسے غالیوں کی تحریف باطل پرستوں کے غلط دعوؤں اور جاہلوں کی تاویل سے پاک کریں گے۔''

غور و خوض سے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ خالق کائنات نے صرف دین اسلام کی حفاظت کا وعدہ ہی نہیں فرمایا بلکہ اس کے ضمن میں حافظان دین وملت کی حفاظت کا بھی قطعی و یقینی وعدہ کیا۔ یہی وجہ ہے کہ جب ہم تاریخ اسلام پر نظر ڈالتے ہیں تو ہمیں ہر صدی میں اس لشکر ربانیہ کا کوئی نہ کوئی دستہ دین اسلام کی حفاظت کے محاذ پر اللہ و رسول کے دشمنوں سے مصروف پیکار نظر آئے گا اسی پر بس نہیں بلکہ دشمنان دین وملت کی تحریفات وتاویلات کے گمراہانہ راستہ میں آہنی دیوار نظر آتا ہے۔ اس لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ مجاہدین ومحافظین اسلام کی پوری تاریخ وعدہ اِنَّا نَحنُ ...... الخ کی عملی تفسیر ہے۔

قارئین! گیارہویں صدی سے چودھویں صدی تک ہندوستان کے حالات کا جائزہ لیا جائے تو آپ کو یہ بات واضح نظر آئے گی کہ دینی قطبیت کا مرکز ومحور اسلامی ملکوں سے ہندوستان منتقل ہوگیا۔ چنانچہ دینی و مذہبی خدمات، حدیث وتفسیر کی خدمات، ہدایت خلق کا کام، سنت احیاء اور ردّ بدعات کا کام، محبت وعشق مصطفیٰ اور ناموس رسالت کے تحفظ کے اعتبار سے ہندوستان کا خطہ دوسرے اسلامی ملکوں پر سبقت لے گیا۔ کیونکہ ان صدیوں میں جو شخصیات اس خطہ میں نمودار ہوئیں ان کی نظیر دوسرے ملکوں میں نہیں ملتی۔ مثلاً گیارہویں صدی کے آغاز میں حضرت مجدد الف ثانی المتوفی 1034ھ بارہویں صدی کے وسط میں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی المتوفیٰ 1176ھ تیرہویں صدی میں امام احمد رضا خان المتوفی 1340ھ ...... 1857ء کی جنگ آزادی میں شکست کے بعد مسلمانوں کا مستقبل بظاہر تاریک نظر آرہا تھا انگریز کے منحوس قدم ہندوستان سے اسلام اور مسلمانوں کا نام ونشان مٹانے پر تلے ہوئے تھے۔ کہتے تھے اسلام تو اب صرف چند سالوں کا مہمان ہے۔ لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ یہی نعرہ اس وقت بھی کچھ لوگوں نے لگایا تھا جب سرکار مدینہ ﷺ کے ظاہری وصال کے بعد پورا خطہ عرب ارتداد کی آگ کی لپیٹ میں آگیا تھا۔ گیارہویں صدی میں بھی کچھ ایسے ہی نظریات سامنے آئے جب طاغوت اکبر ''جل جلالہ'' کا نعرہ لگاتے ہوئے ''دین الٰہی'' تصنیف کر رہا تھا۔ ان تمام مواقع پر حق تعالیٰ کا وعدہ جو حفاظت دین کے متعلق تھا کبھی خلیفہ حضرت صدیق اکبر کی صورت میں ظہور پذیر ہوا کبھی مجدد الف ثانی کی صورت میں کبھی شاہ ولی اللہ کی صورت میں کبھی امام فضل حق خیرآبادی کی شکل میں سامنے آیا اور کبھی امام احمد رضا خاں کو اس نے کھڑا کیا۔

1857ء کی جنگ آزادی میں شکست کے بعد جب مسلمانوں کی تلوار عارضی طور پر ٹوٹ چکی تھی، تاج وتخت لوٹ چکا تھا۔ آزادی کا نام لینا جرم تھا۔ جہاد کا نام لینا حرام تھا جب اسلامیان عالم کا فیصلہ گورے آقاؤں کے رحم پر تھا انگریز کو سوجھی اب کسی شخص کو میدان میں لاؤ جو دعویٰ نبوت کرے اور مسلمانوں کے دلوں سے عشق مصطفیٰ کی چنگاری کو ختم کرے لیکن وہ نہیں جانتے تھے کہ وہ حکومت مسلمانوں کے جسموں پر تو کر رہے ہیں لیکن مسلمانوں کے دل نبی رحمت ﷺ کی ذات ستودہ صفات کی ناموس کے لیے ڈھڑکتے ہیں۔

## قادیانی اعتقادات

بہر حال آنے والا بھی بڑا مکار تھا اس نے دعویٰ نبوت کے لے دو بعثوں کا نظریہ ایجاد کیا کہا سرکار مدینہ کی ایک بعثت تو چھٹی صدی عیسوی میں مکہ میں ہوئی تھی اور دوسری (نعوذ باللہ) مرزا غلام احمد قادیانی کی صورت میں قادیان کی ملعون بستی میں۔ کہا 1857ء کے بعد قرآن (معاذ اللہ) اُٹھا لیا گیا اب دوبارہ قادیان میں نازل ہوا ہے۔ اس طرح تیرہویں صدی کے بعد نبی رحمت ﷺ کی بعثت مبارکہ کو کالعدم قرار دیتے ہوئے خود خاتم النبیین کے منصب پر فائز ہو گیا (معاذ اللہ)

بس پھر کیا تھا جو دل میں آیا کہہ دیا اپنے زہریلے قلم سے خدا اور اس کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کیا، کن فیکون کا مالک بنا، زندہ اور مارنے کا دعویٰ، نبوت کا اعلان کر کے انبیاء سے برتری کا دعویٰ، کہا ہر رسول میری قیص میں چھپا ہوا ہے۔ حضرت علی کو جھوٹا اور شرابی کہا، کہا ابو بکر و عمر تو میری جوتیوں کے تسمے کھولنے کے لائق نہ تھے، کہا زندہ علی کو پکڑ و مردہ علی کو تلاش نہ کرو، کہا حسین جیسے سینکڑوں میرے گریبان میں ہیں۔ کہا قرآن خدا کی کتاب اور میرے منہ کی باتیں ہیں ارباب عقل و دانش! کیا کچھ لکھوں مسلمانوں کی نماز جنازہ، مسلمان کی اقتداء میں نماز اور مسلمانوں سے رشتہ حرام قرار دیا، مسلمانوں کو یہودی، عیسائی، کافر، کتے، سور، حرامزادے کہا۔ مسلم عورتوں کو کتیاں کہا۔ الغرض جو منہ میں آیا بکتا گیا۔ واقعہ یہ ہے کہ صدر اوّل سے لے کر آج تک جتنے فتنے بھی پیدا ہوئے ان سب کی مجموعی فتنہ پردازی بھی قادیانیت کے سامنے شرمندہ ہے اگر تمام ملاحدہ، زنادقہ اور مدعیان نبوت و مہدویت کی تلاویلات و تحریفات کو میزان کے ایک پلڑے رکھا جائے اور قادیانی تحریفات کو دوسرے پلڑے میں تو یقینی طور پر قادیانی تحریفات کا پلڑا بھاری ہوگا۔ (مندرجہ بالا عبارات کو احقر کی کتاب ''آئینہ قادیانیت'' میں بحوالہ دیکھا جا سکتا ہے)

## عقیدہ ختم نبوت کا مفہوم اور امت مسلمہ

اسلام کی بنیاد کلمہ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے دو حرفی عہد پر رکھی گئی اللہ تعالیٰ کے سوا مدعی اُلوہیت کا وجود نا قابل برداشت ہے اسی طرح محمد رسول اللہ کے بعد کسی مدعی نبوت کے بساط نبوت پر قدم رکھنے کی گستاخی بھی لائق تحمل نہیں اللہ وحدہ لا شریک اپنی

الوہیت میں لاشریک اور نبی رحمت ﷺ ختم نبوت میں لاشریک یہی عقیدہ ختم نبوت ہے جس پر کل امت مسلمہ قائم ہے۔ جو لوگ اس کلمہ کو دل و جان سے تسلیم کر کے اسلام سے وابستہ ہو گئے ان پر فریضہ عائد ہے کہ باغیان ختم نبوت کے خلاف سینہ سپر ہو جائیں اور جھوٹے مدعیان نبوت کی تعمیر کردہ عمارات کو پاش پاش کر دیں تاریخ گواہ ہے کہ امت مسلمہ نے کسی دور میں بھی اس عظیم فریضہ سے غفلت نہیں کی۔ اسود عنسی، طلیحہ اسدی، مسیلمہ کذاب، ان باغیان ختم نبوت اور ان کی فوجوں کا جو حال ہوا اس پر سپہ سالاران ختم نبوت اور فدایان مصطفیٰ جان رحمت ﷺ کے تاریخی حقائق و واقعات پڑھنے کا حق رکھتے ہیں۔

حضور نبی رحمت ﷺ کے فرمان کے مطابق باغیان ختم نبوت و مدعیان ختم نبوت کا سلسلہ چلتے چلتے تیرہویں، چودھویں صدی تک پہنچا تو پنجاب کے علاقہ میں ضلع گورداسپور تحصیل بٹالہ کے ایک غیر معروف گاؤں ''قادیان'' میں مسیلمہ پنجاب مرزا غلام احمد قادیانی مدعی نبوت ٹھہرا عالم اسلام کے عظیم علماء نے حسب روایت اپنی تحاریر اور مناظروں سے فتنہ قادیانیت کو آڑھے ہاتھوں لیا سب مسالک نے کام کیا کرنا بھی چاہیے تھا لیکن علمائے اہلسنت نے قادیانیت کے سینے میں جو نشتر چبھوئے قادیانیت آج تک ان کو محسوس کر رہی ہے۔ ان عظیم اکابر اہلسنت میں سید علامہ غلام دستگیر قصوری ہاشمی، امام احمد رضا خان بریلوی، علامہ غلام قادر بھیروی، سید پیر مہر علی گولڑوی، پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری اور دیگر علماء اہلسنت کے نام نمایاں ہیں جن کو طوالت کے پیش نظر چھوڑ رہا ہوں۔

14 اگست 1947ء کو اللہ کریم نے اپنے محبوب ختمی مرتبت ﷺ کے طفیل مسلمانوں کو ملک پاکستان کی عظیم دولت سے نوازا۔ قادیان میں چونکہ نحوست ڈیرے کیے ہوئے تھی اس لیے وہ منحوس جگہ ملک پاکستان میں شامل نہ ہوئی۔ بدقسمتی سے پاکستان کا پہلا وزیر خارجہ (سر ظفر اللہ خان) قادیانی بنا۔ جس بناء پر پاکستان میں پہلی تحریک ختم نبوت 1953ء میں چلی جس میں 15000 سے 20000 ختم نبوت کے شیروں نے اپنی جان سرکار دو عالم ﷺ کی تحفظ ختم نبوت کے لیے نچھاور کی اور قیامت تک کے لیے امر ہو گئے۔ تحریک کو زور سے دبا دیا گیا لیکن مسلمان اس تحریک کے ذریعے فتنۂ قادیانیت کو خوب سمجھ چکے تھے۔

29 مئی 1974ء کو چناب نگر ریلوے اسٹیشن پر قادیانی اوباشوں نے قادیانی دھرم کے

چوتھے نام نہاد گرو مرزا طاہر احمد کی قیادت میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلباء پر قاتلانہ حملہ کیا جس کے ردعمل میں دوبارہ تحریک ختم نبوت 1974ء چلی اب تحریک اتنا زور پکڑ چکی تھی اور اکابرین کی جدوجہد اتنی مخلصانہ تھی کہ اس وقت کے وزیراعظم پاکستان جناب ذوالفقار علی بھٹو نے اعلان کیا کہ قادیانی مسئلہ کو قومی اسمبلی میں فیصلہ کے لیے پیش کیا جائے۔ قومی اسمبلی کے معزز اراکین آزادانہ، منصفانہ جو فیصلہ کریں گیں سب کے لیے قبول ہوگا۔

اس اعلان کے ہوتے ہی قادیانی دھرم نے وزیراعظم پاکستان اور قومی اسمبلی کے جنرل سیکرٹری کو درخواست ارسال کی کہ چونکہ مسئلہ ہمارے عقائد سے متعلقہ ہے لہٰذا ہمیں اسمبلی میں پیش ہونے کا موقع فراہم کیا جائے اس درخواست کو قبول کیا گیا اور مشاورت کے بعد قادیانی اور لاہوری دونوں گروپوں (مرزا قادیانی کا پہلا خلیفہ حکیم نورالدین کی موت کے بعد قادیانی دو گروہوں میں بٹ گئے قادیانی احمدی، لاہوری) کے سربراہوں کو اپنا مؤقف پیش کرنے کی اجازت دی گئی۔

## قومی اسمبلی کی کارروائی

قادیانی دھرم کے تیسرے گرو مرزا ناصر احمد اور لاہوری گروپ کے صدر الدین لاہوری، مسعود بیگ لاہوری اور عبدالمنان لاہوری پیش ہوئے یاد رہے اس وقت قومی اسمبلی کے سپیکر صاحبزادہ فاروق علی خان تھے وہ قومی اسمبلی کی اس خصوصی کمیٹی کے چیئرمین بھی قرار پائے انہی کی صدارت میں مہینہ بھر اجلاس وقفہ وقفہ سے منعقد ہوتا رہا۔ جبکہ اٹارنی جنرل یحیٰی بختیار تھے لہٰذا طے پایا کہ خصوصی کمیٹی کے جتنے بھی ارکان ہیں تمام سوال کر سکتے ہیں لیکن سوالات اٹارنی جنرل کے ذریعے ہوں گے۔ قومی اسمبلی کی موجودہ بلڈنگ میں نہیں بلکہ ان دنوں اجلاس پاکستان سٹیٹ بینک اسلام آباد کی بلڈنگ میں ہوتے تھے۔ چنانچہ قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی کے تحت 5 اگست 1974ء بروز پیر صبح 10 بجے مرزا ناصر احمد پر جرح کا آغاز ہوا۔

5 اگست سے 10 اگست تک، پھر 20 اگست سے 24 اگست تک گیارہ دن مرزا ناصر احمد پر جرح ہوئی جبکہ 28، 27 اگست کو لاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح ہوئی اس طرح کل 13 دن قادیانی اور لاہوری گروپ کے نمائندوں پر جرح مکمل ہوئی ان دنوں کے علاوہ خصوصی کمیٹی کے ممبران نے بھی بحث میں حصہ لیا بیانات ہوئے۔ چنانچہ نتیجتاً قومی اسمبلی کی اس مسئلہ

قادیانیت پر کارکردگی کے کل 21 دن ہیں۔

## یوم فتح

7 ستمبر 1974ء کا سورج عالم اسلام کے لیے خوشخبری کی نوید لے کر طلوع ہوا 7 ستمبر کو اجلاس ہوا جس میں قادیانی، لاہوری، مرزا قادیانی کو ماننے والے دونوں گروپوں کو متفقہ طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔ 1953ء میں جن فدایان ختم نبوت نے قربانیاں پیش کیں رنگ لے آئیں علماء ملت اسلامیہ کی بے لوث دن رات کی محنت پروان چڑھی۔ یقیناً یہ علمائے حقہ کی محنت کا رنگ تھا کہ اہلیان پاکستان کے حصہ میں یہ عظیم دن آیا آیئے اس تصور میں صرف ایک بات عرض کر کے اجازت چاہتا ہوں جس سے آپ کو فیصلہ کرنے میں دشواری نہیں ہوگی کہ اس تحریک میں کیسے درویشان امت تھے کہ ہم کامیاب ہوگئے۔

## صورت بھی نورانی، سیرت بھی نورانی

امام شاہ احمد نورانی صدیقی جن کو یہ سعادت عطا ہوئی کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کے لیے سب سے پہلے قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کی۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ''قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی سعادت اللہ تعالیٰ نے مجھے بخشی اور مجھے یقین کامل ہے کہ بارگاہ خاتم النبیین میں میرا یہ عمل سب سے بڑا وسیلہ شفاعت ونجات ہوگا۔''

مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد منیب الرحمٰن صاحب نے محافظان ختم نبوت پاکستان کی سرپرستی میں تحصیل لالیاں میں ہونے والی سالانہ تحفظ ختم نبوت کانفرنس 2016ء میں فرمایا کہ

> ''حضور ختمی مرتبت ﷺ کے سامنے مجاہدین ختم نبوت 1974ء کی جو لسٹ ہے امام شاہ احمد نورانی کا نام اس فہرست میں پہلے نمبر پر ہے۔'' (سبحان اللہ)

آیئے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے بیٹے شاہ احمد نورانی کا اس سلسلہ میں ایک ایمان افروز واقعہ پڑھیں اور مجھے اجازت فرمائیں۔ محمد متین خالد اپنی کتاب ''تحفظ ختم نبوت اہمیت اور فضیلت'' میں لکھتے ہیں۔

ایک دفعہ آگرہ کے اکبر عادل صاحب سی ایس پی ریٹائرڈ سیکرٹری وزارت صنعت و حرفت حکومت پاکستان نے پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب سے ذکر کیا کہ آپ کے صدر جمعیت

(جمعیت علمائے پاکستان) عجیب آدمی ہیں کہ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے والی اپنی پیش کردہ قرارداد سے دو لفظوں کے اخراج پر انہیں بہت بھاری رقم مل رہی تھی جو انہوں نے ٹھکرا دی۔ مفصل واقعہ بیان کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ اسلام آباد میں تحریک ختم نبوت 1974ء کے دوران میرے مکان پر علامہ شاہ احمد نورانی کی دعوت تھی۔ کچھ اور لوگ بھی بیٹھے ہوئے تھے کہ قادیانی لاہوری گروپ سے تعلق رکھنے والے بعض سرکردہ لوگ وہاں آئے اور پوچھا کہ کیا آپ کے یہاں مولانا نورانی تشریف فرما ہیں، ہم ان سے بات کرنا چاہتے ہیں۔ بس میں ان لوگوں کو اندر لے گیا اور حضرت نورانی صاحب سے کہا کہ یہ لوگ آپ سے کوئی بات کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت نے فرمایا کیا بات ہے؟ ان لوگوں میں تین چار اعلیٰ سرکاری افسر بھی تھے۔ ایک صاحب نے کہا جناب آپ نے قومی اسمبلی میں اپنی پیش کردہ قرارداد میں لاہوری گروپ کو بھی غیر مسلم قرار دیا ہے حالانکہ ہم مرزا قادیانی کو نبی نہیں مانتے بلکہ مجدد مانتے ہیں۔ لہٰذا آپ کی قرارداد میں ہمارا ذکر درست نہیں ہے۔ آپ یوں کریں کہ اپنی قرارداد سے ہمارا نام نکال دیں۔ ہم اس کے عوض آپ کو پچاس لاکھ روپے پیش کرتے ہیں (یاد رہے 1974ء میں پچاس لاکھ روپے کروڑوں بلکہ اربوں کے برابر تھے) اس پر علامہ نورانی طیش میں آ گئے اور بلند آواز میں فرمایا:

''اوہ کم نصیبو! ہمارا سودا تو دربار مصطفیٰ ﷺ میں ہو چکا ہے۔ ہم آپ کی پیش کش جوتے کی نوک پر رکھتے ہیں، اس لیے کہ ہمارا جوتا اس پیش کش سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ مرزا قادیانی جھوٹا مدعی نبوت ہے اور جو اسے مجدد یا مسلمان مانتا ہے، وہ بھی کافر ہے اور میری قرارداد سے کوئی لفظ حذف نہیں ہوگا'' آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں ورنہ آپ کے لیے اچھا نہ ہوگا۔ اس پر وہ لوگ چلے گئے تو علامہ نورانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بڑی بڑی اعلیٰ حکومتی شخصیات سفارش کرتی ہیں کہ صاحب! ان لوگوں کا آپ کیوں ذکر لے آئے ہیں۔ یہ تو نبی نہیں مانتے لیکن الحمدللہ! اللہ کریم نے استقامت عطا فرمائی۔ یہ پیسے آنی جانی چیز ہے۔ اصل دولت ایمان کی دولت ہے جو سرمایہ آخرت ہے۔''

کسی نے کیا خوب کہا تھا: ''مولانا نورانی نہ جھکتا ہے نہ بکتا ہے۔''

☆☆☆☆☆

# قادیانی قلعہ میں دراڑیں

## (سینکڑوں قادیانیوں کا قبول اسلام)

عرفان محمود برق (نائب صدر ورلڈ ختم نبوت یوتھ فورس)

میری زندگی کے کچھ اہم مناظرے جو قادیانیوں سے مختلف اوقات میں مختلف جگہوں پر ہوئے۔ یہاں انتہائی اختصار کے ساتھ پیش کیے جاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں اللہ پاک کے فضل و کرم سے بہت سے قادیانی مرزائیت کے چھکڑے سے اُتر کر چمنستانِ اسلام میں داخل ہوئے۔ الحمدللہ

## میری والدہ محترمہ کا قبول اسلام

یہ مناظرہ میرے آبائی گھر پاک نگر لاہور میں ہوا۔ میرے والد قادیانیوں کے لاہور کے سب سے بڑے مربی بشیر الدین (جاذب ناصری) کو مجھ سے بات کرنے کے لیے لے آئے۔

یہاں انتہائی دلچسپ بات یہ ہے کہ مناظرے کے آغاز میں قادیانی مناظر سے میں نے سوال کیا کہ کیا آپ کبھی سینما یا تھیٹر دیکھنے گئے ہیں؟ قادیانی مناظر نے جواب دیا کہ تھیٹر یا سینما دیکھنے تو عیاش اور بدمعاش لوگ جاتے ہیں میں تو ایک شریف انسان ہوں میرا وہاں پر کیا کام؟ اس پر میں نے اپنے پاس موجود مرزا قادیانی کے ایک مرید مفتی محمد صادق کی کتاب ''ذکر حبیب'' کا صفحہ 18 کھولا اور با آواز بلند حوالہ پڑھا جس میں مفتی صادق لکھتا ہے:

> ''ایک شب دس بجے کے قریب میں تھیٹر میں چلا گیا جو مکان کے قریب ہی تھا اور تماشا ختم ہونے پر دو بجے رات کو واپس آیا۔ صبح منشی ظفر احمد صاحب نے میری عدم موجودگی میں حضرت (مرزا قادیانی) صاحب کے پاس میری شکایت کی کہ مفتی صاحب رات کو تھیٹر چلے گئے تھے۔ حضرت صاحب نے فرمایا ایک دفعہ ہم بھی گئے تھے۔''

یہ حوالہ دیکھ کر قادیانی مناظر کا رنگ زرد ہو گیا، ماتھے پر پسینہ آ گیا اور وہ ہمارے گھر سے میرے ابو کو یہ کہتا ہوا بھاگ گیا کہ ''یہ شخص عرفان محمود برق ہمارے مرزا صاحب کا بہت بڑا گستاخ ہے اسے اب ہدایت نہیں ملے گی''، یعنی یہ اب دوبارہ قادیانی نہیں ہو سکتا۔ یہ بہت بگڑ

چکا ہے۔اس مناظرے کا نتیجہ یہ نکلا کہ دوسرے کمرے میں بیٹھی میری والدہ محترمہ جنہوں نے ساری گفتگو سن لی تھی جب میں نے اپنی والدہ محترمہ کو قادیانیوں کے مزید کفریہ عقائد دکھائے اور بحوالہ مرزا قادیانی کا گندہ کردار پیش کیا تو اللہ پاک کے فضل وکرم سے انہوں نے اسلام قبول کرلیا اور قادیانیت پر چار حروف بھیج دیئے، اس سے چند ماہ بعد میری والدہ محترمہ حالتِ ایمان میں اللہ کو پیاری ہوگئیں۔

## بند روڈ لاہور میں قادیانیت کی ذلت ورسوائی

15 جنوری 2010ء کو ہونے والے اس مناظرے میں ہمارے محترم دوست محمد بدیع الزمان بھٹی (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ) صاحب معاون مناظر کے طور پر ساتھ شامل ہوئے تھے۔مسلمان سامعین میں جناب عاطف ندیم سندھو، جناب محمد امجد کمبوہ، جناب محمد عمر حیات، جناب ملک محمد کاشف شامل تھے۔واقعہ یوں ہوا کہ ہمارے ایک جاننے والے جناب محمد لیاقت صاحب کے تین دوست جنہیں ان کا ایک دوست رفیع احمد قادیانی مربی گمراہ کر چکا تھا اور قادیانیوں کے بیعت فارم اُن سے فل کروانے ہی والا تھا کہ ہمیں اطلاع مل گئی۔ جناب محمد لیاقت صاحب کی پلاسٹک کی فیکٹری بند روڈ لاہور میں 4 گھنٹے ہم نے سب کے سامنے قادیانیوں کے کفریہ عقائد اور مرزا قادیانی کا کردار قادیانیوں کی کتابوں سے کھول کھول کر بیان کیا جس کا جواب قادیانیوں کا مربی بالکل نہ دے سکا۔اس گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ تین مسلمان جو گمراہ ہو چکے تھے انہوں نے مناظرے کے بعد مرزائیت پر لعنت بھیج کر رجوع کرلیا اور مرزائی مربی حقیقتاً اپنے جوتے چھوڑ کے بھاگ گیا۔ یہ وہی معروف مناظرہ ہے جس میں مرزائی مناظر نے مرزا قادیانی کو کنجر مانا تھا۔اور مرزے کا نام لے کر لعنت ڈالی۔

## مرزائیت کی طرف مائل 10 افراد کا اسلام کی طرف رجوع

میرا یہ مناظرہ 3 فروری 2012ء بمقام مرغی خانہ سٹاپ کینٹ لاہور میں دو قادیانیوں مبشر احمد مربی اور بشارت احمد کے ساتھ ہوا، ہمارے میزبان جناب علامہ مفتی محمد ہاشم (مفتی جامعہ نعیمیہ لاہور) تھے اور معاون مناظر محترم جناب علامہ قاری ریاض احمد فاروقی صاحب تھے۔مناظرے میں موجود لوگوں نے تقریباً آدھا دن اُن دونوں قادیانیوں کے درگت بنتے

ہوئے دیکھی۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ حاضرین میں موجود 10 افراد جو کہ مرزائیت کی طرف مائل تھے انہوں نے مرزائیت پر لعنت بھیج کر اسلام کی طرف رجوع کر لیا۔ الحمدللہ

## سیالکوٹ میں قادیانیوں کی شکست

منڈیکی گورائیہ سیالکوٹ کے رہائشی مولانا عبدالغفور غفاری عطاری صاحب کا بیٹا ذوالقرنین جو اپنے تقریباً 25 دوستوں سمیت ایک قادیانی کی مسلسل تبلیغ کی وجہ سے قادیانیت کی طرف مائل ہو چکا تھا۔ یہ بہت تشویش ناک صورت حال تھی۔ لہٰذا مولانا عطاری صاحب اور ان کے قریبی دوست مولانا حافظ محمد الیاس گورائیہ صاحب کی دعوت پر 8 اپریل 2014ء کو لاہور سے میرے ساتھ علامہ قاری ریاض احمد فاروقی صاحب اور حاجی طارق عزیز صاحب سیالکوٹ روانہ ہوئے۔ جناب پروفیسر شجاعت علی مجاہد صاحب اور جناب محمد بدیع الزماں بھٹی صاحب بھی مقامی جگہ پہنچ گئے۔ مولانا صاحب کے بیٹے ذوالقرنین سے جب قادیانیت کے حوالے سے بات ہوئی تو اس نے کہا کہ ہمارے اس علاقے میں قادیانی جماعت کا صدر مشہود احمد ہے، آپ اس سے مناظرہ کریں، میں اور میرے دیگر دوست جو قادیانیت کی طرف مائل ہیں آپ کی گفتگو سماعت کریں گے اور پھر کسی نتیجے پر پہنچیں گے۔ ہم نے فوراً حامی بھر لی۔ لہٰذا مشہود احمد قادیانی کو ہمارے سامنے لایا گیا۔ اس سے گفتگو کرنے کے لیے دوستوں کے مشورے سے مجھے نامزد کیا گیا۔ اللہ پاک کے فضل و کرم سے میں نے چار گھنٹے سب کے سامنے قادیانیت کے بخیے اُدھیڑے اور قادیانی کتب دکھا کر یہ ثابت کیا کہ قادیانی کلمہ طیبہ میں محمد ﷺ سے مراد مرزا قادیانی کو لیتے ہیں (نعوذ باللہ) اس لیے یہ مرتد، زندیق اور کائنات کے بدترین کافر ہیں۔ بحث کے دوران مرزائی مناظر لاجواب ہونے کی وجہ سے ہٹ دھرمی سے کام لیتا رہا تو محترم پروفیسر شجاعت علی مجاہد صاحب نے اسے مباہلہ کا چیلنج کرتے ہوئے فرمایا کہ گاؤں کے قریب ہی نہر ہے چلو تم اور میں نہر میں چھلانگ لگاتے ہیں جو سچا ہوگا بچ جائے گا جو جھوٹا ہوگا مر جائے گا۔ اس پر حاضرین نے کہا یہ بالکل صحیح چلو اٹھو! یہ سن کر مرزائی مناظر مشہود کا رنگ فق ہو گیا اور چھلانگ لگانے سے انکار کر دیا۔ اس ساری گفتگو کا نتیجہ یہ نکلا کہ دو پیدائشی قادیانی مرزائیت پر لعنت بھیج کر مسلمان ہو گئے اور ذوالقرنین سمیت 25 افراد جو مرزائیت کی طرف مائل تھے انہوں نے توبہ کر لی۔ الحمدللہ

## قادیانی صدر کی بیٹی کا قبول اسلام

سادھوکی گوجرانوالہ کے رہائشی، مجاہد ختم نبوت جناب محمد اشفاق صاحب کی دعوت پر 12 دسمبر 2015ء کو قیام پور گوجرانوالہ کے قادیانی جماعت کے صدر جری احمد سے میرا مناظرہ ہوا۔ اس قادیانی کے گھر کے ڈرائنگ روم میں 25، 30 مسلمانوں کی موجودگی میں ہماری گفتگو ہوئی جس کا موضوع تھا ''قادیانیوں کے کفریات'' جری احمد قادیانی کے پاس میرے پیش کردہ دلائل کا کوئی جواب نہ تھا۔ ایک طرف مسلمان قادیانیت کی حقیقت کھلنے کے باعث توبہ واستغفار کر رہے تو دوسری طرف جری احمد قادیانی مسلسل ہٹ دھرمی کا مظاہرہ کر رہا تھا۔ اللہ پاک کی قدرت دیکھیں کہ جری احمد قادیانی کی بیٹی جو دوسرے کمرے میں پردے میں بیٹھی مناظرہ سن رہی تھی اللہ پاک کے فضل سے اس نے قادیانیت پر لعنت بھیجی اور اسلام قبول کر لیا۔ الحمدللہ۔

## مناظرے کے نتیجے میں میرے والد صاحب نے اسلام قبول کر لیا

یہ مناظرہ 16 اپریل 2015ء کو چک نمبر 245 ای بی اڈا جھوک نواز بورے والا میں طے پایا۔ ہمارے میزبان مولانا ظفر اللہ فریدی اور قاری اللہ داد صاحب تھے۔ قادیانی مناظر مربی ابراہیم تھا جو اہل علاقہ کو عرصہ دراز سے تنگ کر رہا تھا، وہ لوگوں سے کہتا پھرتا کہ ''ہم تو مسلمان ہیں، کلمہ پڑھتے ہیں، نمازیں ادا کرتے ہیں، یہ مولوی اور حکومت پاکستان خوامخواہ ہمیں کافر کہتے ہیں۔'' لہٰذا ہمارے مناظرے کا موضوع ہی یہ طے پایا کہ ''قادیانیوں کو کافر کیوں قرار دیا گیا؟''

میرے والد صاحب نذیر احمد جو پیدائشی طور قادیانی تھے اور قادیانی جماعت کے مختلف عہدوں پر بھی تعینات تھے۔ میں انہیں مناظرہ سنانے کے لیے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔ انہوں نے بڑے غور سے ساری گفتگو سنی اور کفر و اسلام کی اس جنگ میں قادیانی مناظر کی پٹائی اپنی آنکھوں سے دیکھی۔ اللہ پاک نے ان پر اپنا خصوصی فضل و کرم فرمایا کہ اس مناظرے کے بعد 75 سال کی عمر میں انہوں نے مرزا قادیانی کذاب اور فتنۂ قادیانیت پر کروڑوں لعنتیں بھیجیں اور اسلام قبول کر لیا۔ بورے والا کے اس علاقے میں اہل اسلام میں عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت واضح ہوئی اور فتنۂ قادیانیت کے خلاف شعور کی فضا قائم ہوگئی۔ الحمدللہ

# تین سرکاری آفیسرز کا ایمان بچ گیا

22 جولائی 2016ء کو اسلام آباد کی قادیانی جماعت کا صدر آفتاب احمد جو کہ پاکستان سپورٹس اسلام آباد کا جوائنٹ سیکرٹری بھی تھا اُس سے میری 6 گھنٹے کی طویل گفتگو ہوئی۔ آفتاب احمد قادیانی کچھ عرصہ سے وزارتِ داخلہ اسلام آباد کے اپنے تین دوستوں سینئر CSS آفیسرز کو گمراہ کرنے کی کوششیں کر رہا تھا۔ میں نے جب اپنی گفتگو میں قادیانی کتب کے حوالہ جات سے فتنۂ قادیانیت کی حقیقت کو طشت از بام کیا تو اُن تینوں آفیسرز کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئی اور انہوں نے اپنے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے مرزا قادیانی کذاب پر کروڑوں لعنتیں بھیجیں اور اس قادیانی قذاق سے اپنا ایمان بچالیا۔ الحمدللہ

ان مناظروں کے علاوہ اللہ پاک کے احسان سے میں نے پورے پاکستان میں ختم نبوت کے حوالے سے تبلیغی دورے کیے۔ ہزاروں مسلمانوں کو ختم نبوت کی اہمیت و جامعیت سے آگاہ کیا۔ سینکڑوں قادیانیوں سے انفرادی طور پر دعوتی ملاقاتیں کیں جس سے بہت اہم نتائج برآمد ہوئے اور ہزاروں افراد میں ایمان کی اہمیت کا شعور بیدار ہوا۔ الحمدللہ

اسے بجھا نہ سکے گی ہوا زمانے کی
جلا چلے ہیں لہو سے جو ہم چراغ سحر

ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب فتنۂ قادیانیت اپنے منطقی انجام کو پہنچ جائے گا۔ شرط ہے کہ امت مسلمہ میں بیداری و شعور کی لہر پیدا ہو جائے۔ اہل فن، علماء کرام، مناظرین ختم نبوت و اہل دانش قادیانیت کے کفر وارتداد سے عوام الناس کو آگاہی فراہم کریں، قادیانیت کی نسل نو کو اسلام کی دعوت دیں، ختم نبوت کے عظیم علم کو پوری دنیا میں لہرائیں، اور عوام الناس کا فرض ہے قادیانیت کے شر سے خود کو محفوظ رکھیں، قادیانیوں سے میل جول ختم کریں، ان کا ہر طرح سے بائیکاٹ کریں اور محبت رسول ﷺ کا ثبوت دیں۔

سونے والوں کو جگا دے شعر کے اعجاز سے
خرمن باطل جلا دے شعلۂ آواز سے

☆☆☆☆☆

# قربانی کے احکام و مسائل

حافظ محمد آصف قادری

قرآن حکیم ''سورۃ الفجر'' میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم اُٹھائی ہے۔ وہ دس راتیں جمہور کے مطابق عشرہ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔

سید نعیم الدین مراد آبادی لکھتے ہیں: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ مراد ان سے ذی الحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ اعمال حج میں مشغول زمانہ ہے اور حدیث شریف میں اس عشرہ کی بہت فضیلتیں وارد ہوئی ہیں۔ (خزائن العرفان، سورۃ الفجر)

خصوصاً نویں ذوالحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے عشرہ ذوالحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں۔ ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

## تکبیر تشریق

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہ اَکْبَرُ اَللّٰہ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد با آواز بلند ایک مرتبہ مذکور تکبیر کہنا واجب ہے۔ فتویٰ اس پر بھی ہے کہ با جماعت اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں اس طرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے، البتہ عورت بآواز بلند تکبیر نہ کہے آہستہ سے کہے۔ (فتاوٰی شامی)

عید الاضحیٰ کے دن مذکورہ ذیل امور مسنون ہیں۔ صبح سویرے اٹھنا، غسل و مسواک کرنا، پاک صاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا، خوشبو لگانا، نماز سے پہلے نہ کھانا، عید گاہ کو جاتے ہوئے راستہ میں بآواز بلند تکبیر کہنا۔

CS CamScanner

# فضائل قربانی

قربانی کرنا واجب ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی فرمائی کسی سال ترک نہیں فرمائی جس عمل کو حضور نے لگا تار کیا اور کسی سال بھی نہ چھوڑا ہو تو یہ اس عمل کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں آپ نے قربانی نہ کرنے والوں پر وعید ارشاد فرمائی۔ حدیث پاک میں بہت سی وعیدیں ملتی ہیں۔ مثلاً آپ کا یہ ارشاد کہ جو قربانی نہ کرے وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے، علاوہ ازیں خود قرآن میں بعض آیات سے بھی قربانی کا وجوب ثابت ہے۔ جو لوگ حدیث پاک کے مخالف ہیں اور اس کو حجت نہیں مانتے وہ قربانی کا انکار کرتے ہیں۔ ان سے جو لوگ متاثر ہوتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ پیسے دے دیئے جائیں یا یتیم خانہ میں رقم دے دی جائے یہ بالکل غلط ہے۔ کیونکہ عمل کی ایک تو صورت ہوتی ہے اور دوسری حقیقت ہے۔ قربانی کی صورت ہی ضروری ہے، اس کی بڑی مصلحتیں ہیں اس کی حقیقت اخلاص ہے۔ آیت قرآنی سے بھی یہی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

## قربانی کی فضیلت

قربانی کی بڑی فضیلتیں ہیں: مسند احمد کی روایت میں ایک حدیث پاک ہے حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا قربانی تمہارے باپ ابراہیم کی سنت ہے۔ صحابہ نے پوچھا ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے، اون کے متعلق فرمایا اس کے ایک ایک بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: قربانی کے دن اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں۔ قیامت کے دن قربانی کا جانور سینگوں، بالوں، کھروں کے ساتھ لایا جائے گا اور خون کے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کی سند لے لیتا ہے اس لیے تم قربانی خوش دلی سے کرو۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ تم اپنی قربانی ذبح ہوتے وقت موجود رہو کیونکہ پہلا قطرہ خون گرنے سے پہلے انسان کی مغفرت ہو جاتی ہے۔

قربانی کی فضیلت کے بارے میں متعدد احادیث ہیں اس لیے اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس عبادت کو ہرگز ترک نہ کریں جو اسلام کے شعائر میں سے ہے اور اس سلسلہ میں جن شرائط و آداب کا ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے انہیں اپنے سامنے رکھیں اور قربانی کا جانور خوب دیکھ بھال کر خریدیں۔

## قربانی کے مسائل

مسئلہ نمبر ❶ جس شخص پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر قربانی بھی واجب ہے۔ یعنی قربانی کے تین ایام (10، 11، 12 ذوالحج) کے دوران اپنی ضرورت سے زائد اتنا حلال مال یا اشیاء جمع ہو جائیں کہ جن کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس پر قربانی لازم ہے مثلاً رہائشی مکان کے علاوہ کوئی مکان ہو خواہ تجارت کے لیے ہو یا نہ ہو اسی طرح ضروری سواری کے طور پر استعمال ہونے والی گاڑی کے علاوہ گاڑی ہو تو ایسے شخص پر قربانی لازم ہے۔

مسئلہ نمبر ❷ مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر ❸ قربانی کا وقت دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ تک ہے۔ یعنی بارہویں تاریخ کی شام تک ہے۔ بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہو جانے کے بعد درست نہیں۔ قربانی کا جانور دن کو ذبح کرنا افضل ہے اگرچہ رات کو بھی ذبح کر سکتے ہیں لیکن افضل بقر عید کا دن پھر گیارہویں اور پھر بارہویں۔

مسئلہ ❹ شہر اور قصبوں میں رہنے والوں کے لیے عید الاضحیٰ کی نماز پڑھ لینے سے قبل قربانی کا جانور ذبح کرنا درست نہیں ہے۔ دیہات اور گاؤں والے صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے بھی قربانی کا جانور ذبح کر سکتے ہیں۔ اگر شہری اپنا جانور قربانی کے لیے دیہات میں بھیج دے تو وہاں اس کی قربانی بھی نماز عید سے قبل درست ہے اور ذبح کرانے کے بعد اس کا گوشت منگوا سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ❺ اگر مسافر مالدار ہو اور کسی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے یا بارہویں تاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائے یا کسی نادار آدمی کے پاس بارہویں تاریخ کو غروب شمس سے پہلے اتنا مال آ جائے کہ صاحب نصاب ہو جائے تو ان تمام صورتوں میں اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ نیز اگر مسافر مالدار ہو دوران سفر قربانی کے لیے رقم بھی ہو اور پندرہ دن سے کم عرصہ کے لیے رہائش پذیر ہونے کے باوجود آسانی قربانی کر سکتا ہو تو قربانی کر لینا بہتر ہے۔

CamScanner

مسئلہ نمبر ❻ قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا زیادہ اچھا ہے۔ اگر خود ذبح نہ کرسکتا ہو تو کسی اور ابھی ذبح کرا سکتا ہے۔ بعض لوگ قصاب سے ذبح کراتے ہیں اس وقت ابتداءً خود بھی چھری پر ہاتھ رکھ لیا کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے ضروری ہے کہ قصاب اور قربانی والے دونوں مستقل طور پر تکبیر پڑھیں۔ اگر دونوں میں سے ایک نے بھی تکبیر نہ پڑھی تو قربانی صحیح نہ ہوگی۔ (شامی، ج ٦ ص ٣٣٤)

مسئلہ نمبر ❼ قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا ضروری نہیں دل سے بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر ❽ قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کو قبلہ رخ لٹائے اور یہ دعا پڑھے: اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَالسَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفًا وَّ مَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ حَیَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ لَا شَرِیْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَ اَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ ذَلِكَ اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کرے۔ پھر یہ دعا مانگے۔ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِكَ مُحَمَّدٍ وَ خَلِیْلِكَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا الصَّلٰوةُ وَالسَّلَام

مسئلہ نمبر ❾ قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے۔ اولاد کی طرف سے نہیں۔ اولاد چاہے بالغ ہو یا نابالغ ہو، مالدار ہو یا غیر مالدار۔

مسئلہ نمبر ❿ درج ذیل جانوروں کی قربانی ہوسکتی ہے: اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیڑ، دنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا۔ بکرا، بکری، بھیڑ اور دنبہ کے علاوہ باقی جانوروں میں سات سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں۔ بشرطیکہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصے سے کم نہ ہو اور سب قربانی کی نیت سے شریک ہوں یا عقیقہ کی نیت سے۔ صرف گوشت کی نیت سے شریک نہ ہوں۔ گائے بھینس اور اونٹ وغیرہ میں سات سے کم افراد بھی شریک ہوسکتے ہیں۔

مسئلہ نمبر ⓫ بھیڑ بکری جب ایک سال کی ہوجائے، گائے، بھینس دو سال کی اور اونٹ پانچ سال کا ہو تو اس کی قربانی جائز ہے۔ اگر اس سے کم ہو تو جائز نہیں۔ ہاں دنبہ اور بھیڑ (نہ کے بکرا) اگر اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال بھر کا معلوم ہو تو اس کی قربانی جائز ہے، موجودہ دور میں جانوروں کو تول کر (وزن کرکے) خرید و فروخت کرنا بھی جائز ہے۔ ایسی قربانی بلاشبہ درست ہے۔

مسئلہ نمبر ⓬ قربانی کا جانور اگر اندھا ہو، یا ایک آنکھ کی ایک تہائی یا اس سے زیادہ روشنی جاتی رہی ہو۔ یا ایک کان ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گیا ہو یا دم ایک تہائی سے زیادہ کٹ

گئی ہو تو ایسے جانور کی قربانی جائز نہیں۔ گائے بھینس یا بکری کے دو تھن یا ایک تھن خشک ہو جائے یا پیدائشی خراب ہو تو ایسی قربانی بھی درست نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۳ اسی طرح اگر جانور ایک پاؤں سے لنگڑا ہے یعنی تین پاؤں سے چلتا ہے تیسرے پاؤں کا سہارا نہیں لیتا تو ایسے جانور کی قربانی بھی جائز نہیں۔ ہاں اگر وہ چوتھے پاؤں سے سہارا لیتا ہے مگر لنگڑا کے چلتا ہے تو پھر قربنانی درست ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۴ اگر کسی جانور کے تمام دانت گر گئے ہوں تو اس کی قربانی جائز نہیں اور اگر اکثر دانت باقی ہوں کچھ گر گئے ہوں تو قربانی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۵ قربانی کے گوشت میں بہتر یہ ہے کہ تین حصے کرے، ایک حصہ اپنے لیے رکھے، ایک حصہ اپنے رشتہ داروں کے لیے اور ایک حصہ غرباء و مساکین میں تقسیم کرے لیکن اگر سارے کا سارا اپنے لیے رکھے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۶ قربانی کی کھال کسی کو خیرات کے طور پر دے یا فروخت کر کے اس کی قیمت فقراء کو دے۔ البتہ اگر کسی دینی تعلیم کے مدرسہ اور جامعہ کو دے دے تو سب سے بہتر ہے کیونکہ علم دین کا احیاء سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۷ قربانی کی کھال کو اپنے مصرف میں بھی لایا جا سکتا ہے۔ اس طور پر کہ اس کا عین باقی رہے مثلاً مصلیٰ بنا لے یا رسی یا چھلی بنا لے تو بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر ۱۸ قربانی کی کھال قصائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔ اگر کسی کی قربانی کی کھال چوری ہو گئی یا چھن گئی تو اسے چاہیے کے کھال کی رقم صدقہ کر دے۔ اگر استطاعت نہ ہو تو حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر ۱۹ اگر کسی شخص کی ساری یا اکثر آمدنی حرام کی ہو تو اس کو اپنے ساتھ قربانی میں شریک نہیں کرنا چاہیے۔ اگر شریک کیا تو کسی کی قربانی نہیں ہو گی۔ ایسا شخص جس کی ساری کمائی حرام کی ہو اس پر قربانی لازم نہیں کیوں کہ اس کا سارا مال واجب التصدیق (بلا نیت ثواب صدقہ کرنا ضروری) ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ حرام مال سے کسی کا صدقہ قبول نہیں فرماتے۔

مسئلہ نمبر ۲۰ کسی نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے مال سے قربانی کی جائے تو اس قربانی کا سارا خیرات کرنا ضروری ہے۔ خود کچھ بھی نہ آئے۔ اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو قربانی کی روح اور حقیقت سمجھنے کی توفیق عطا فرماتے۔ آمین

☆☆☆☆☆

CamScanner

# آپ کا سوال؟

انتخاب: محمد ظہیر عمران، ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، لاہور

[ یہ فتویٰ واعظ اسلام علامہ پیر سید ظہور شاہ قادری رحمہ اللہ تعالیٰ کی کتاب ''قہر یزدانی'' سے لیا گیا ہے جس پر 100 سے زائد علمائے اسلام کی تصدیقات ہیں۔ 8 فروری 1953ء کو آپ کا وصال ہے ]

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

نحمده و نصلی علی رسولہِ الکریم

اس شخص کی نسبت جو مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید نہ ہونے کے باوجود اس کو مسلمان جانتا ہے۔

**سوال**: کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس شخص کے بارے میں جو کہتا ہے کہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کا مرید تو نہیں ہوں اور نہ اس کے اعتقادیہ مسائل میں شامل ہوں لیکن اس کو مسلمان جانتا ہوں۔ کیا ایسے شخص کی بیعت اور امامت درست ہے؟ اور شرعاً اس کو کیا کہنا چاہیے؟ بینو ابالتفصیل جزاکم اللّٰہ الرب الجلیل

**الجواب**: جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے عقائد کفریہ کے معلوم ہونے کے باوجود اس کو کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہے۔ ایسے شخص اکثر وہی دیکھے گئے ہیں جو منافق اور کافر ہیں یعنی دراصل مرزائی ہوتے ہیں لیکن ظاہرداری کے طور پر کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو مسلمان جانتے ہیں یا اس پر ہم کفر کا فتویٰ نہیں دیتے یا ہم اس کو اچھا تو نہیں جانتے لیکن کافر بھی نہیں کہتے۔ دراصل یہ سب کارروائی منافقانہ ہے کوئی مصلحت مدنظر رکھ کر ظاہر نہیں ہوتے فی الحقیقت پکے مرزائی ہوتے ہیں۔ یاد رکھو! مسلمان کی شان سے بہت بعید ہے کہ ایسے کافر کی تکفیر میں توقف یا تردد کرے۔ الحاصل مرزا اور اس کے سب مرید اور باوجود مرزا کی کفریات کے معلوم ہونے کے اس کے کفر میں توقف کرنے والے سب کے سب کافر ہیں۔ توہین انبیاءؑ، ادعائے نبوت، رد نصوص ایسا کفر ہے جس میں اہل سنت میں سے کسی کا بھی اختلاف نہیں اس واسطے دلائل لکھنے کی کچھ ضرورت نہیں۔ فقط و اللّٰہ اعلم حررہ العاجز یوسف علی عفی عنہ مگھیلے والہ۔

**الجواب**: جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کے اقوال پر مطلع ہو کر اس کو کافر نہ جانے وہ خود کافر ہے مرتد ہے، بلکہ جو شخص اس کے کافر ہونے میں شک و تردد کرے وہ بھی کافر مستحق عذابِ عظیم ہے۔ شفا شریف میں ہے ''یُکَفِّرُ مَنْ لَّمْ یُکَفِّرُ مَنْ وَاِنَّ بِغَیْرِ مِلَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ مِنَ الْمِلَلِ اَوْ وَقَفَ فِیْھِمْ اَوْ شَکَّ'' یعنی ہم اس شخص کو کافر کہتے ہیں جو کافر کو کافر نہ کہے اس کی تکفیر میں توقف یا شک و تردد رکھے۔ وغرر و مجمع الانہر و درمختار و فتاویٰ خیریہ و بزازیہ وغیرہ میں ہے ''مَنْ شَکَّ فِیْ کُفْرِہٖ وَ عَذَابِہٖ فَقَدْ کَفَرَ'' یعنی جو شخص اس کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔ واللّٰہ تعالیٰ اعلم کتبہ محمد عبدالرحمٰن البہاری عفی عنہ۔

صحیح جواب۔ ......احمد رضا عفی عنہ۔

الجواب صحیح۔ ......محمد عبدالمجید سنبلی عفی عنہ۔

صحیح جواب۔ ......عبدہ ظفر الدین بریلوی حنفی قادری رضوی۔

عبدالمصطفیٰ ظفر الدین احمد بریلوی مہر دار الفتاء مدرسہ اہل سنت و جماعت بریلوی منظر الاسلام۔

الجواب صحیح و المجیب مصیب۔ ......احقر زمن محمد حسن مدرس مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔

جواب صحیح ہے۔ ......سید حسن عفی عنہ مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

جواب صحیح ہے۔ ......کریم بخش سنبلی عفی عنہ۔

الجواب صحیح۔ ......عبدالوحید مدرس اول مدرسہ نعمانیہ امرتسر۔

الجواب صحیح ھذا۔ ......محمد اشرف مدرس نعمانیہ لاہور۔

قولنا به هذا المحكم ثابت۔ ......فقیر سعد اللہ شاہ ساکن سوات۔

رأیته و جدته صحیحا ملیحا۔ ......مکین عبداللہ شاہ مولوی پلٹن نمبر ۱۹ سیالکوٹی ثم گجراتی۔

جواب صحیح۔ ......بندہ امام الدین کپورتھلوی۔

ھذا الجواب صحیح۔ ......سید علی جالندھری۔

لقد اصاب من اجاب۔ ......حررہ الفقیر المفتی ولی محمد جالندھری۔

الجواب صحیح۔ ......بندہ فتح الدین ہوشیاری پوری۔

ھذا الجواب صحیح لا شک فیہ۔ ...... محمد رشید الرحمٰن۔

CamScanner

الجواب صحیح لاشک فیہ۔ ......علم الدین لاہوری

جو ایسے شخص کو مسلمان سمجھتا ہے وہ یا جاہل یا بدعقائد۔ بیعت اوامام ایسے شخص کی درست نہیں۔

کتبہ ابوالفضل محمد حفیظ اللہ مدرس دارالعلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ۔

ایسا شخص جاہل ہے اس کو سمجھانا چاہیے اور اگر وہ اپنی غلطی پر مصر ہو اور ہٹ دھرمی کرے تو اس کی امامت سے بچنا چاہیے اور بیعت ایسے شخص سے نہ کی جائے یہ شخص بدعتی ہے۔ حرّرہ واحد نور رام پوری۔

بہتر یہی ہے کہ ایسے شخص کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ حرّرہ محمد امانت اللہ علی گڑھ۔

ھذہ الاجوبۃ صحیحۃ۔ ......محمد لطف اللہ علی گڑھ۔

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو مسلمان جانے گو اس کے طریقے پر نہ ہو یا مرید نہ ہو مگر وہ ایسا ہے جیسا کہ شمر اور ابن زیاد اور یزید اور ابن ملجم کو مسلمان جانتا ہے۔ اور جاننے والا ہے منافق اور خارجی ہے۔ حرّرہ عین الہدیٰ شاہ قادری از کلکتہ۔

ایسا شخص جاہل ہے کفر اور اسلام میں تمیز نہیں رکھتا اس کی امامت اور بیعت قبول نہیں ہے یا واقف متعصب ہے اس کو توبہ کرنی چاہیے ورنہ یہ تعصب بے محل مخل امامت وارشاد ہوگا۔

حرّرہ ابوالحامد محمد عبدالحمید عفی عنہ حنفی القادری الانصاری النظامی لکھنؤی۔

ھذہ الاجوبۃ صحیحۃ ......ابوسعید محمد عبدالخالق لکھنوی۔

اصاب من اجاب۔ ......محمد عبدالعزیز لکھنوی۔

صحیح جواب۔ ......عبدالخالق لکھنوی۔

الجواب صحیح۔ ......ولی محمد کرنالوی۔

الجواب صحیح۔ ......محمد قاسم عبدالقیوم الانصاری لکھنوی۔

اصاب من اجاب۔ ......محمد برکت اللہ لکھنوی۔

الجواب صحیح۔ ......محمد عبدالہادی الانصاری لکھنوی۔

الجواب صحیح۔ ......محمد عبیداللہ لکھنوی۔

ایسا شخص فاسق ہے۔ ......محمد عبدالغنی مدرس مدرسہ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح۔ ......بندہ محمد قاسم مدرس مدرسہ آئینہ دہلی۔

CS CamScanner

الجواب صحیح۔ ...... محمد کرامت اللہ دہلوی۔

الجواب صحیح والمجیب نجیح۔ ...... بندہ محمد آمین مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی۔

الجواب صحیح۔ ......محمد عبدالحق دہلوی۔

جو شخص مرزا کے عقائد معلوم کر کے اس کو کافر و خارج دائرہ اسلام نہ جانے وہ بھی اسی کا پیرو ہے۔ ابو محمد سعید محمد حسین بٹالوی۔

اگر غلام احمد کے عقائد کو یہ عقائد کفریہ جانتا ہے اور پھر ان سے راضی وخوش ہے تو یہ بھی کافر ہے لِاَنَّ الرِّضَا بِالْکُفرِ کُفرٌ۔ محمد کفایت اللہ شاہ جہاں پوری مدرس مدرسہ آمینیہ دہلی۔

مرزا اور اس کے ہم عقیدہ لوگوں کو اچھا جاننے والا جماعت اسلام سے جدا ہے ایسے شخص سے بیعت کرنا حرام اور اس کو امام بنانا ناجائز ہے۔ مشتاق احمد حنفی مدرس گورنمنٹ اسکول دہلی۔

کسے کہ قائل جواز اقتداء خلف مرزا و اتباع او باشد مخطی و ناواقف از اصول دین است زیرانکہ صحت نماز بدون ایمان صورت نمی بندد و بطلانِ نمازِ امام موجوب بِطلانِ نمازِ مقتدی است کمالایخفی علی من لہ مسکہ بالدین و بیعت چنین ناواقف برین قیاس باید کرد۔ غلام احمد مدرس مدرسہ نعمانیہ۔

الجواب صحیح۔ ......محمد ذاکر بگوی عفی عنہ لاہوری۔

من اصاب فقد اجاب۔ ......غلام رسول ملتانی۔

الجواب صحیح۔ ......ابو محمد احمد عفی عنہ چکوال لاہوری۔

الجواب صحیح۔ ......نور احمد امرتسری۔

اصاب من اجاب۔ ......سید حسین مدرس مدرسہ نعمانیہ لاہور۔

جو شخص مرزا غلام احمد قادیانی کو باوجود، دعاوی کے اہل اسلام جانے یا اپنے دعوے میں صادق سمجھے وہ اسلام اور دین محمدی سے خارج ہے۔ الراقم عبدالجبار امرتسری۔

الجواب صحیح۔ ......عبدالعزیز ساکن قلعہ صہباسنگھ۔

ایسا شخص منافق ہے ایسے شخص کے خلف اقتداء درست نہیں سلام دین امرتسری۔

الجواب صحیح۔ ......حکیم ابوتراب محمد عبدالحق امرتسری۔

الجواب صحیح۔ ......سید شاہ حیدر آبادی۔

جو شخص اس کو حق جانتا ہے وہ بھی صراط مستقیم دین قویم سے منحرف ہے۔ مرید احمد قادیانی۔

ایسا شخص کافر اور مرتد ہے ابو یوسف امرتسری۔

ایسا شخص ساتر حق ہے اور باطن میں معتقد قادیانی کا ہے ایسے امام کی بیعت وغیرہ سے کنارہ کشی واجب ہے۔ الراقم محمد محی الدین صدیقی الحنفی امرتسری۔

الجواب صحیح۔ ......محمد الحق لدھیانوی۔

اس کے عقیدے میں فرق ہے اس کی امامت اور بیعت جائز نہیں۔ الراقم عبدالسلام پانی پتی۔

شخصِ مذکور اگر مرزا کے کفریہ متقدمات پر اطلاع حاصل کرنے کے بعد اس کی تکفیر کرے تو فبہا ورنہ وہ بھی قادیانی کے ساتھ کفر میں ''ہم رشتہ'' ہے اس کی بیعت اور امامت جائز نہ ہوگی۔

حررہ خلیل احمد۔

الجواب صحیح۔ ......عبداللطیف سہارن پوری۔

الجواب صحیح۔ ......ثابت علی سہارن پوری۔

الجواب صحیح۔ ......محمد کفایت اللہ سہارن پوری۔

الجواب صحیح و القول تصحیح۔ ......غلام محمد ہوشیار پوری۔

الجواب صحیح۔ ......حافظ محمد شہاب الدین لدھیانوی۔

بمقتضائے کوائف مندرجہ بیان سائل ہر ایک جواب مطابق سوال صحیح و درست ہے اور ہر ایک جواب کی تائید کے ادلۃ قطعیۃ مؤید ہیں اور کتب شرعیہ ان سے مملو۔ کتبہ احقر عبداللّٰہ الصمد۔ ......ابو الوفا غلام محمد ہوشیار پوری۔

الجواب صحیح۔ ......محمد ابراہیم وکیل اسلام لاہور۔

رأیتہ فوجدتہ صحیحاً۔ ......نبی بخش حکیم رسول نگری۔

اصاب من اجاب۔ ......فضل احمد رائے پور گجراں۔

الجواب صحیح۔ ......محمد رکن الدین نقشبندی ساکن الور۔

ما اجاب بہ المجیب فھو مصیب۔ ......غلام احمد امرتسری۔

جواب صحیح ہے۔ ......خادم شریعت ابو الہاشم محبوب عالم سنید ے ضلع گجرات۔

الجواب صحیح۔ ......فتح محمد۔

| | |
|---|---|
| صحیح جواب۔ | ......شیر محمد۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......فقیر غلام رسول مدرسہ حمیدیہ لاہور۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......فقیر غلام اللہ قصوری۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......فتح محمد۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......احمد علی شاہ اجمیری۔ |
| هذا هو الحق۔ | ......جمال الدین کٹیالوی۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......سلطان احمد گنجوی ضلع گجرات۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......محمد عظیم متوطن گھکڑ۔ |
| المجیب مصیب۔ | ......احمد علی بٹالوی۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......صدیق احمد مونوی۔ |
| جواب درست ہے۔ | ......احمد علی عفی عنہ مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹ۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......عنایت علی سہارن پوری۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......محمد بخش سہرائی۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......گل محمد خان مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......سید محمد مدرس مدرسہ عربیہ دیوبند۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......غلام اسعد حنفی مدرس مدرسہ دیوبند۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......عزیز الرحمٰن مفتی عفی منہ مدرسہ عالیہ دیوبند۔ |
| اصاب المجیب۔ | ......محمد حسن مدرسہ دیوبند۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......بندہ محمود مدرس اول مدرسہ عالیہ دیوبند۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......قادر بخش مہتمم جامع مسجد سہارن پور۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......بندہ عبد المجید عفی عنہ۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......علی اکبر عفی عنہ۔ |
| المجیب صادق۔ | ......عبد الخالق۔ |
| الجواب صحیح۔ | ......ابو عبد الجبار محمد جلال الدین امرتسری۔ |

الجواب صحیح۔ رحیم بخش جالندھری۔

الجواب صحیح۔ عبدالصمد عفی عنہ مدرس مدرسہ دیوبند۔

الجواب صحیح۔ ......عبدالکریم ساکن ٹنڈہ محمد خان ضلع حیدرآباد سندھ۔

الجواب صحیح۔ ......محمد یعقوب دیوبند۔

الجواب صحیح والمجیب مصیب۔......حبیب المرسلین مدرس اول مدرسہ حسین بخش دہلوی۔

الجواب صحیح۔ ......محمد وصیت علی مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی۔

ھذا ھو الحق۔ ......خادم حسین عفی عنہ مدرس مدرسہ مولوی عبدالرب دہلی۔

الجواب صحیح۔ ......محمد ناظر حسن صدر مدرس عربیہ فتح پوری دہلی۔

الجواب صحیح۔ ......محمد عزیز احمد عفی عنہ مدرس مدرسہ حسین بخش دہلی۔

المجیب مصیب۔ ......محمد احکم عفی عنہ مدرس مدرسہ بارہ ہندورائے دہلی۔

الجواب صحیح۔ ......بندہ ضیاء الحق عفی عنہ دہلی۔

الجواب صحیح۔ ......حبیب احمد مدرس مدرسہ فتح پوری۔

الجواب صحیح۔ ......ولی محمد کرنالوی۔

ایسے آدمی کی بیعت ہی کفر ہے اور مسلمان جاننا درست نہیں۔احمد علی عفی عنہ۔

الجواب صحیح۔ ...... عبداللہ خان مدرس مدرسہ اسلامیہ میرٹھ۔

جو ایسے مدعی کو اس کے اقاویل کاذبہ اور دعاوی باطلہ میں سچا جانتا ہے اور راضی ہے وہ بھی کافر ہے اس لیے کہ اَلرِّضَاءُ بِالْکُفْرِ کُفْرٌ۔محمد عبدالغفار خان رام پور۔

الجواب صحیح۔ ...... محمد سلامت الہدیٰ رام پوری۔

جواب صحیح ہے۔ ......احمد سعید رام پوری۔

الجواب صحیح۔ ......محمد ضیاء اللہ خان رام پوری۔

ذالك الكتاب لاریب فیه۔ ......محمد معزاللہ خاں رام پوری۔

ایسے صریح منکر کو مسلمان سمجھنا تو گویا خود مسلمانی سے خارج ہونا ہے۔ابوالمعظم سید محمد اعظم مفتی حنفی شاہ جہاں پوری۔

جو شخص مرزا غلام احمد کے عقائد مخالف کو اچھا جانے اس کے پیچھے نماز درست نہیں اور نہ اس سے

کسی کو بیعت کرنا جائز ہے۔ ابو یوسف علی میرٹھی جواب صحیح ہے۔ محمد عبد اللہ علی گڑھ۔

مرزا اور اس کے اتباع کی مثل میرے نزدیک اسلامی فریق میں ایسا کافر کوئی نہیں۔ العاجز عبد المنان وزیر آبادی۔

جو ایسے اعتقاد والے کو مسلمان جانے وہ شخص بھی کافر ہے۔ جمال الدین ریاست کشمیر۔

الجواب صحیح۔ ...... احمد جی علاقہ چھچھ۔

الجواب صحیح۔ ...... سید محمد حسین واعظ ساڈھورہ۔

جو شخص مرزا کے عقائد سے ناواقف ہو کر مسلمان لکھتا ہے تو وہ بھی اسلام سے خارج ہے ہرگز امامت کے لائق نہیں۔ عبد الجبار عمر پوری دہلی کشن گنج۔

جو شخص مرزا قادیانی کے حق میں باوجود الہامات کے معلومات کے کہ وہ اپنے آپ کو عیسیٰ بن مریم پر تفضیل دیتا ہے اور دعویٰ رسالت کرتا ہے، حسن ظن رکھتا ہوا اور اس کو مسلمان کہتا ہو تو وہ شخص خود دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ایسے شخص کی امامت اور بیعت شرعاً ہرگز جائز نہیں ہے اور اہل اسلام کو اس سے اجتناب لازم ہے۔ حررہ محمد خدا بخش عفی عنہ پشاوری۔

مرزا کو یہ شخص اگر بنا بر جہالت کے مسلمان سمجھتا ہے تو معذور سمجھا جائے گا اگر باوجود اس کے ایسے دعاویٰ کفریہ اور عقائد باطلہ کے اس کو محض کلمہ گوئی کے مسلمان جانتا ہے تو خود اس کے اسلام پر خطرہ ہے۔ اس کو پہلے تعلیم کافی دی جائے اگر نہ سمجھے پھر اس کی امامت اور بیعت کو بالکل چھوڑ دیا جائے۔ حررہ عبد الحق الملتانی۔

الجواب صحیح۔ ......محمود عفی عنہ ملتانی۔

الجواب صحیح۔ ......محمد فیض اللہ ملتانی عفی عنہ۔

مَنْ سَبَّ الشَّيْخَيْنَ اَوْطَعَنَ فِيهِمَا فَقَدْ كَفَرَ لَا تُقْبَلُ تَوْبَتُهُ بَلْ يُقْتَلُ (درمختار)

چہ جائیکہ محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات بابرکات پر طعن کرنے والے۔ اور دعوائے نبوت کرنے والا اشد کافر ہے۔ جیسا کہ خداوند کریم اپنی وحدانیت میں لاشریک ہے ویسا ہی محمد رسول اللہ ﷺ اس کے بندوں میں یکتا اور بے نظیر ہیں۔ تراب اقدام اھل اللّٰہ۔ فقیر ابو میر محمد امیر اللہ قریشی الہاشمی جلال پور جٹاں بقلم خود۔

☆☆☆☆☆

# 34واں سالانہ یوم شہادت حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
## آستانہ عالیہ چشتیہ خیریہ

رپورٹ: اکرام اللہ صدیقی (حویلی لکھاں)

21 رمضان المبارک کو ہر سال یوم شہادت حضرت علی رضی اللہ عنہ نہایت عقیدت واحترام سے منایا جاتا ہے۔ یہ مبارک دن مولائے کائنات حیدر کرار جناب مولا علی رضی اللہ عنہ کی شہادت کا دن ہے، جن کی محبت ہمارے ایمان کا جزو لاینفک ہے اور آپ کی محبت کے بغیر کسی بھی مسلمان کا ایمان مکمل نہیں۔ جس طرح آپ سے محبت کرنے والے اس دن کو عقیدت واحترام اور خلوص سے مناتے ہیں ایسے ہی آستانہ چشتیہ خیریہ جلالپور درس (شکر گڑھ) میں بھی ہر سال اس مبارک دن کو بڑی محبتوں، چاہتوں اور اخلاص سے انتہائی پرتپاک طریقے سے منایا جاتا ہے۔

جس طرح قبلہ حافظ صاحب (حافظ قاسم علی ساقی) بڑی محبتوں سے عرصہ 34 سال سے اس عظیم ہستی کی یاد مناتے آ رہے ہیں حافظ صاحب کے صاحبزادے بھی آپ کے ساتھ اس عظیم کام میں شریک ہیں آپ کے بڑے دونوں صاحبزادے عالم دین اور مفتی ہیں بڑے صاحبزادے علامہ غلام دستگیر فاروقی لاہور جامعہ رحمت (ٹاؤن شپ) میں ناظم اعلیٰ اور درس نظامی کی تدریس کے فرائض سرانجام دیتے ہوئے دین متین کی خدمت میں مشغول ہیں۔ چھوٹے صاحبزادے مفتی غلام مرتضیٰ ساقی آستانہ عالیہ اور جامعہ کے نظم ونسق کو چلا رہے ہیں۔

حسب سابق اس سال بھی یوم بوتراب رضی اللہ عنہ پوری عقیدت ومحبت سے منایا گیا پروگرام کی نشست اول بعد نماز ظہر شروع ہوگئی ثناء خوان مصطفیٰ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ نعت پیش کرتے رہے اور جناب علی المرتضیٰ حیدر کرار رضی اللہ عنہ کی عظمت وشان کے حوالہ سے منقبتیں پیش کرتے رہے۔ نقابت کے فرائض مولانا حافظ محمد محسن چشتی نے خوب ادا کیے۔

عصر کی نماز باجماعت ادا کی گئی نماز عصر کے متصل بعد زینت القراء صاحبزادہ قاری غلام مجتبیٰ ساقی نے تلاوت قرآن ایسے خوبصورت انداز اور لہجہ میں کی کہ دل موہ لیے ہدیہ

منقبت صاحبزادہ حافظ غلام قادر ساقی نے بہت اچھے انداز میں پیش کیا خصوصی نعت علاقہ کے معروف ثنا خوان حافظ محمد اشرف شرفی صاحب نے پیش کی اور خوب رنگ جمایا اس کے بعد ملک پاکستان کے عظیم محقق و مصنف کتب کثیرہ علامہ غلام مصطفیٰ مجددی زیدہ مجدہ کا مناقب و سیرت علی المرتضیٰ اور عقائد اہلسنت پر محققانہ خطاب ہوا ان کے بعد مفتی غلام مرتضیٰ ساقی صاحب نے بھی والہانہ خطاب فرمایا بعد ازاں 20 طلباء و طالبات کو حفظ قرآن پر دستار فضیلت اور ردائے فضیلت عطا کی گئی افطاری کا اہتمام بہت عمدہ تھا تقریباً 1000 افراد کے لیے افطار و لنگر کا انتہائی خوبصورت اہتمام تھا۔ قبلہ حافظ صاحب نے بطور خاص قبل از افطار ملک پاکستان کے لیے دعا فرمائی۔ اس طرح پہلی نشست کا اختتام ہوا۔

نماز مغرب، نماز عشاء و تراویح باجماعت ادا کی گئی۔ پروگرام کی دوسری نشست 11:30 بجے شروع ہوئی تلاوت قرآن مجید، ہدیہ نعت کے بعد مجاہد ختم نبوت، استاذ العلماء صاحبزادہ علامہ غلام دستگیر فاروقی زیدہ مجدہ نے محفل سماع کی شرائط و آداب پر سیر حاصل گفتگو فرمائی اور پھر محفل سماع کا آغاز ہوا۔ دو بجے سماع کا اختتام اور خصوصی دعا قبلہ حافظ صاحب نے فرمائی۔ تمام حاضرین کے ملیے سحری کا اہتمام بھی تھا۔ یاد رہے یہ پروگرام علاقہ کا منفرد پروگرام ہوتا ہے۔

دونوں نشستوں کی صدارت قبلہ حافظ صاحب نے فرمائی اور صاحبزادہ علامہ غلام دستگیر فاروقی کی سرپرستی میں صاحبزادہ مفتی غلام مرتضیٰ ساقی، صاحبزادہ حافظ غلام حیدر نے احسن طریقے سے پروگرام کو مینج کیا۔ پروگرام میں جن دوستوں نے بطور خاص تعاون فرمایا ان کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔ حافظ نوید احمد چوہدری (پھلواڑی)، چوہدری محمد عمر نمبردار (چکوال)، چوہدری محمود احمد (سنگراں)، صوفی محمد جمیل صوبیدار (دھبوالہ)، صوفی محمد امانت علی نقیبی (جلالپور)، محمد حسنین ملک صاحب (جلالپور)، بھائی محمد خالد علی نقیبی (پگوال)

اللہ کریم حافظ صاحب کا سایہ تا دیر سلامت رکھے اور آستانہ عالیہ و جامعہ کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الخاتم الامین

☆☆☆☆☆

CS CamScanner

اہل سنت و جماعت کی عظیم دینی درسگاہ

# دارالعلوم جامعہ رحمت

## صادق چوک ٹاؤن شپ لاہور

خوشخبری

# داخلے جاری

10 شوال سے

20 شوال تک

شعبہ جات

حفظ قرآن تجوید و قرأت کے ساتھ / درس نظامی

ثانویہ عامہ (سال اول، دوم)

خاصہ (سال اول)

دینی تعلیم کے ساتھ عصری تعلیم بھی

خصوصیات

تجربہ کار اساتذہ

تعلیم و تربیت

کشادہ ماحول

صاف و شفاف فضا

وسیع و عریض پارکنگ

زیر نگرانی

دارالعلوم جامعہ غوثیہ رضویہ مین مارکیٹ گلبرگ II لاہور / چوہدری رحمت علی ٹرسٹ

غلام دستگیر فاروقی ناظم اعلیٰ و اراکین جامعہ رحمت

0302-7034689 / 0334-4156459 / 0311-5060707

CamScanner

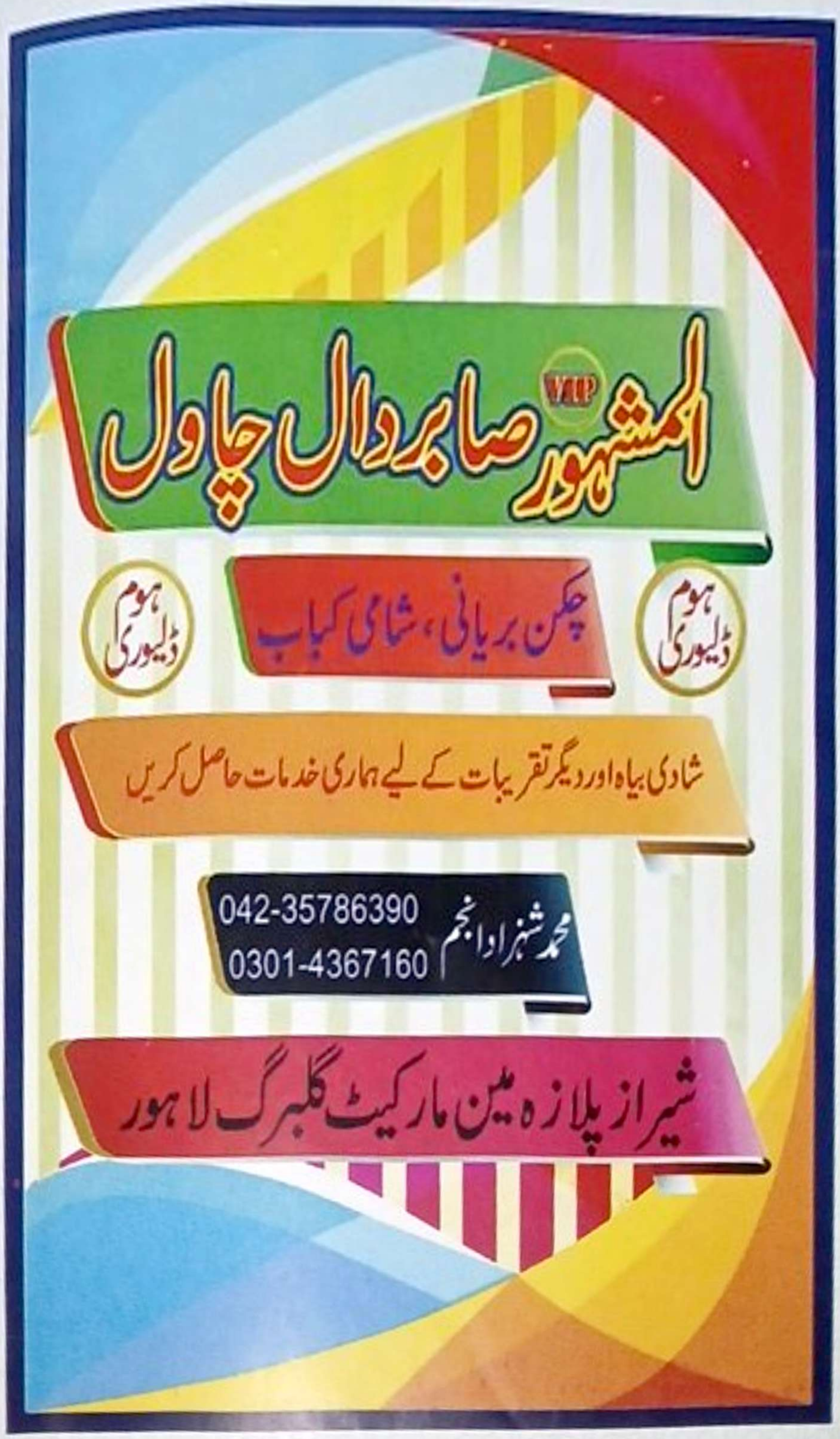
VIP
المشہور صابر دال چاول
ہوم ڈلیوری
چکن بریانی، شامی کباب
ہوم ڈلیوری
شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے لیے ہماری خدمات حاصل کریں
محمد شہزاد انجم
042-35786390
0301-4367160
شیراز پلازہ مین مارکیٹ گلبرگ لاہور

CamScanner